Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 1-2

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
40 پاؤنڈ یا 60 ڈالر
امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

17/10 صفر 1433 ہجری قمری۔ 5/12 صلح 1391 ہش۔ 5/12 جنوری 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

قادیان دارالامان میں 120 ویں جلسہ سالانہ کا عظیم الشان انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ کے اختتام پر لندن سے ایم ٹی اے پر براہ راست خطاب

33 ملکوں کے 17 ہزار سے زائد شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت۔

☆۔ ہندوستان کی سرکردہ شخصیتوں ڈاکٹر منموہن سنگھ وزیر اعظم ہندوستان۔ بی بی پرجیت کور۔ پرنب مکرجی۔ پی چدمبرم و دیگر معززین کے جلسہ پر مبارک باد کے پیغامات

☆ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی وسیع تشہیر ☆۔ پرسکون و خوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کاروائی کو شاملین نے سُنا۔ ☆۔ 27 دسمبر کو جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد۔

26.12.11
جلسہ سالانہ قادیان کا پہلا دن:

الحمد للہ کہ قادیان کی مقدس سرزمین میں 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان کا آغاز جماعتی روایات کے مطابق حسب پروگرام مورخہ 26.12.11 کو صبح 10 بجے احمدیہ گراؤنڈ میں قرآن پاک کی تلاوت مع ترجمہ جو مکرم نصیر احمد خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے پیش کی سے ہوا۔ بعدہ لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، اسلام احمدیت زندہ باد کے نعروں کے ساتھ شرکاء نے جلسہ کا خیر مقدم کیا۔ اس جلسہ کی صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے کی آپ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ دُعا کے بعد پہلے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ صدر اجلاس نے اپنے افتتاحی خطاب میں جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات کا تذکرہ فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دُعائیں بیان فرمائیں جو آپؑ نے جلسہ میں شرکت کرنے والوں کیلئے کی ہیں۔ آپ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانان کرام کیلئے دُعا کروائی۔

اس کے بعد جلسہ کی تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ مکرم تنویر احمد ناصر نائب ایڈیٹر بدر نے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام ”قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ دہلی نے بعنوان ”ہستی باری تعالیٰ صفت تکلم کی روشنی میں“ تقریر کی۔ یہ تقریر دراصل محترم مولانا محمد عمر صاحب نائب ناظر اعلیٰ نے کرنی تھی آپ کی طبیعت خراب ہوجانے کی وجہ سے مکرم محمد کلیم خان صاحب نے حضور انور کی منظوری سے پڑھ کر سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ جو مجھ کو پانے کی غرض سے جدوجہد کرے گا میں اُسے ملوں گا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت تکلم کی روشنی میں گذشتہ تمام انبیا کے زمانہ کے حوالہ سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء پر اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر آپ کی رہنمائی اپنے کلام کے ذریعہ فرمائی۔ ہر موقعہ پر چاہے وہ امن کی حالت میں ہوں یا جنگ کی حالت میں ہوں۔ آپنے بتایا کہ قرآن مجید کی رو سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ازلی ابدی اور غیر متبدل ہیں اور انہی صفات میں سے ایک صفت تکلم بھی ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں کبھی تغیر نہیں ہوتا۔ اس اعتبار سے صفت تکلم بھی ازلی ابدی اور غیر مبتدل ہے۔ اس حوالے سے آپ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے کثرت کے ساتھ اپنی صفت تکلم کا اظہار کیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ جو باتیں اور وحی والہام اللہ تعالیٰ نے کیا آج ہم ان باتوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کو مخالفین کی طرف سے جھوٹے مقدمات میں پھنسایا جاتا رہا آپ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اپنے باعزت بری ہونے کا اعلان کرتے رہے اور آپ کی یہ پیشگوئیاں نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہوتی رہیں۔ تقریر کے آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے خدا تعالیٰ کی صفت تکلم کے حوالے سے بعض حوالہ جات بیان فرمائے۔

بعد ازاں جناب سردار پرتاپ سنگھ باجوہ صاحب ممبر پارلیمنٹ نے سامعین سے خطاب کیا۔

آپ نے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے سلسلہ میں تشریف لائے ہوئے مختلف صوبہ جات اور پاکستان سے آئے ہوئے تمام مہمانانِ کرام کو دلی مبارکباد پیش کی۔

پھر فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے دنیا کو قومی ایکتا و بھائی چارہ کا جو درس سکھایا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ اور تمام احمدی جہاں کہیں بھی رہتے ہیں یہ تمام نیک اور پاک ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمارا اچھا بھائی چارہ رہا ہے اور ہم اس بات کو کبھی بھلا نہیں سکتے ہم ہندوستان کے تمام عہدے داران کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے پاکستان سے پانچ ہزار سے زائد افراد کو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے کا موقعہ دیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

پھر فرمایا کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ماحول کو اس طرح بنادے کہ ہم ہر ملک سے باسانی قادیان آسکیں اور اس طرح کی پیار اور محبت کی فضا قائم کرسکیں۔ آخر میں آپ نے جلسہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے آپ کو اس عظیم جلسہ میں اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا۔ آخر پر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے آپ کو اعزاز بخشا۔

بعدہ مکرم و محترم ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ نے بعنوان ”سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میثاق مدینہ کی روشنی میں“ تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میثاق مدینہ میں قیام امن کے لئے جو دائمی نسخہ جات بیان فرمائے ہیں آج اُنہی پر چل کر دنیا میں حقیقی امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ اس میثاق میں دونوں فریقین کو برابری کا حق دیا گیا ہے اور انسانی قدروں کو زندہ کیا گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ آج نام نہاد مولوی اسلام کی اصل تعلیم کو پس پشت ڈال کر جہاد کی غلط تشریح کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جہاد صرف تلوار کے ذریعہ ہی نہیں تھا بلکہ آپ کا جہاد ہر قسم کی بُرائی کے خلاف تھا۔ اس زمانہ کے فرسودہ نظام، بُرے رسم و رواج کے خلاف تھا۔ غریبی غلامی اور جہالت کے

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلاف تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس تصور جہاد کو لیکر آج جماعت احمدیہ دنیا میں ہر جگہ جہاد کر رہی ہے۔ آخر پر آپ نے اس شعر کے ساتھ اپنی تقریر ختم کی۔

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

بعد ازاں مکرم مرشد احمد ڈار صاحب متعلم جامعہ احمدیہ اور ان کے ساتھیوں نے قصیدہ بحضور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ''یا عین فیض اللہ والعرفان'' پیش کیا۔ اس کا اردو ترجمہ محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے پیش کیا۔

بعد ازاں تعارفی تقریر ہوئی جو محترم عبد العزیز صاحب مربی سلسلہ ملائشیا نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ملائشیا میں 24 ملین مسلمان ہیں۔ اس ملک کی اکثریت مسلمان ہے۔ ملائشیا میں باوجود مخالفت کے جماعت ترقی کر رہی ہے۔ خاکسار اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہے کہ اس جلسہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ بعد ازاں محترم صدر اجلاس کی اجازت سے پہلے دن کے پہلے سیشن کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس: نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی ٹھیک اڑھائی بجے محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی، بعد ازاں مکرم رضوان احمد ظفر صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے پاکیزہ کلام ''نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے'' میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ نظم کے بعد محترم خورشید احمد انور صاحب وکیل المال تحریک جدید قادیان بھارت نے تزکیۂ اموال الٰہی جماعتوں کا خاصہ کے عنوان پر خطاب کیا۔

آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں خدمت دین کیلئے مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے کہ دین کی خدمت کیلئے اپنے پیارے اموال میں سے خرچ کرو۔ جہاں قیام نماز کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے وہاں ادائیگی زکوٰۃ کی طرف بھی خصوصیت کے ساتھ تاکید کی گئی ہے۔ الخلق عیال اللہ کے مطابق تمام انسان برابر کا حق رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ زکوٰۃ دراصل اموال کو پاک کرتی ہے۔ اس ضمن میں حضور اقدس علیہ السلام کے حوالہ سے فرمایا کہ امراء سے ٹیکس وصول کر کے غرباء کی ترقی میں لگایا جائے تا کہ امراء کا مال پاک ہو۔ آپ نے فرمایا کہ مومن کا خاصہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کو بھی عبادت کی طرح بجا لاتا ہے۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی سیرۃ طیبہ کے حوالے سے مالی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپؐ کے اصحاب کے ایثار و قربانی کا ذکر فرمایا۔ جن کے نتیجہ میں اُن کو'' رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا الٰہی لقب ملا۔

آپ نے حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل کے متعلق فرمایا کہ آپ کی ہدایت پر اپنے مال کا ایک بہت بڑا حصہ حضور اقدسؑ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نمونہ پیش فرمایا یہاں تک کہ حضرت اقدسؑ کو مجبوراً کہنا پڑا کہ مولانا صاحب اب آپ کو مزید رقم پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے منشی اروڑہ صاحب کپورتھلوی۔ فضل الرحمٰن صاحب منشی عزیز صاحب۔ منشی شمس الدین صاحب۔ وغیرہ مخلصین جماعت کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بعض نہایت غریب مخلصین کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر مالی تحریکات میں حصہ لیا۔ آپ نے محترم شمس الدین صاحب معذور کا ذکر کیا جنہوں نے باوجود معذوری کے نظام وصیت کے قیام سے بھی قبل سے لیکر 1990 تک کا چندہ ادا کیا۔

اس ضمن میں آپ نے صحابیات کا بھی ذکر کیا۔ چنانچہ حضرت اُم المومنین کے متعلق آپ نے بتایا کہ انہوں نے تحریک مساجد میں اپنا زیور فروخت کر کے 1000 روپے کی کثیر رقم چندہ میں دی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں آپ نے اپنا زیور فروخت کر کے مہمانوں کے طعام کا انتظام فرمایا۔ اسی طرح مسجد برلن کی تعمیر کے سلسلہ میں بھی 500 روپے ادا کئے۔ اسی طرح حضرت اُم ناصر صاحبہ نے اخبار الفضل کے اجراء کے لئے اپنا زیور پیش کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کی اس قربانی پر نہایت درجہ خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اسی طرح کریم بی بی صاحبہ اور اہلیہ محترم عبد الرحیم درد صاحب نے بھی اپنا زیور فروخت کر کے چندہ دیا۔

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعودؑ کی مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپؑ نے اپنی پہلی تصنیف براہین احمدیہ کے جواب میں دلائل کا جواب لکھنے والے کیلئے 10 ہزار روپے کا انعام مقرر کیا۔ اس وقت آپ کی کل جائداد اندازاً 10 ہزار روپے کی مالیت کی ہی تھی۔ آپ نے اعلائے کلمہ اسلام کی خاطر اپنی ساری جائداد کو داؤ پر لگا دیا اس سے آپ کی اسلام سے سچی محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔

اسی طرح 24 نومبر 1905 کو جب آپ نے معیاری قربانی پیش کرنے والوں کے لئے بہشتی مقبرہ کا قیام فرمایا اور نظام وصیت جاری کیا تو سب سے قبل اس مقصد کے حصول کیلئے اپنی زمین پیش کی جو کہ آج کے حساب سے کئی کروڑ کی بنتی ہے۔

آپ کے خطاب کے بعد مکرم فاتح الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ اور ان کے ساتھیوں نے صحابہ کی مدح میں حضرت مسیح موعودؑ کا قصیدہ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترم سید مبشر احمد ایاز صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے سیرت صحابہ سیدنا حضرت عمر فاروق اور سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عنوان پر نہایت پر اثر تقریر کی۔

آپ نے بتایا کہ حضرت عمرؓ کی بیعت کے بعد اسلام کو تقویت نصیب ہوئی اور اسلام آپ کے زمانہ میں دیگر ممالک میں تیزی سے پھیلا۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ کئی ممالک میں احمدیت مضبوطی سے قائم ہوئی۔

27.12.11

جلسہ سالانہ قادیان کا دوسرا دن:

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم جلال الدین نیّر صاحب کی صدارت میں ٹھیک 10 بجے شروع ہوا۔ تلاوت محترم حافظ مسرور احمد صاحب آف ربوہ نے کی اور اس کے بعد ترجمہ پیش کیا۔ مکرم حافظ مبرور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں محترم برہان احمد صاحب ظفر ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی نے عظمت قرآن اور جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات کی روشنی میں تقریر کی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں سورہ حٰم السجدہ کی آیات کی تلاوت کی۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کو بہت کثرت کے ساتھ پڑھا جانا اس کی عظمت کی دلیل ہے اس میں تمام قسم کے علوم پائے جاتے ہیں جیسے سائنس، جغرافیہ، نباتات جسمانی اور روحانی مسائل کا حل ۔ اسی طرح اقتصادیات اخلاقیات بعث بعد الموت وغیرہ علوم قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد محترم سید آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ کولکتہ نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ ائمۃ الکفر کا انجام کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا جلال ازل سے ابد تک جاری ہے اور ازل سے منکرین رسالت کا انجام نہایت ہی بد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مامورین کے مخالفین کا دنیا سے نام تک مٹا دیتا ہے لیکن بعض کا عبرت کے لئے نام باقی بھی رکھتا ہے۔

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے بتایا کہ حضورؑ فرماتے ہیں کہ میں دنیا میں کسی کا دشمن نہیں ہوں بلکہ سب سے محبت کرتا ہوں۔ ہاں میں بدیوں اور بداعمالیوں کا دشمن ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا مجھے تسلی دیتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔

بعد ازاں محترم محمد عمر شریف صاحب نے نظم ''ہیں آسمان کے تارے گواہ سورج چاند نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ عشق رسول ﷺ کی روشنی میں کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو تمام انبیاء سے اعلیٰ اور افضل اور خاتم الانبیاء بنا کر مبعوث فرمایا اور بتایا کہ اب جو بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے وہ آنحضرتؐ کی پیروی کرے۔ آپ نے سورۃ النساء کی آیت 70 کے حوالے سے بتایا کہ اس آیت میں یہ بشارت ہے کہ نبوت صدیقیت شہادت صالحیت یہ تمام مراتب آنحضرتؐ کی پیروی کے نتیجہ میں ہی ملیں گے۔ خدا تعالیٰ کی اس بشارت کے مطابق امت میں لاکھوں شہید اور صالح پیدا ہوئے اور ایک وہ بھی ہوا جو آنحضورؐ کی پیروی کے نتیجہ میں نبوت کے مقام تک پہنچا۔

آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات اور واقعات کی روشنی میں آپ کی آنحضورؐ سے محبت کا تذکرہ کیا۔ آپ نے بتایا کہ آپؑ حضورؐ کی محبت میں فنا تھے۔ آپ کو خدا کے بعد سب سے بڑھ کر آنحضورؐ سے عشق تھا۔ چنانچہ آپ اپنے ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

بعد ازاں مکرم مرشد احمد ڈار صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے نظم وہ پیشوا ہمارا پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں تعارفی تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم نعیم احمد صاحب آف کرگستان نے کی اس کے بعد محترم صدر اجلاس کی اجازت سے جلسہ کی کاروائی کا اختتام ہوا۔

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت محترم آر ایم عثمان پاشا صاحب نے کی۔ اور اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعد ازاں نظم محترم سفیر احمد شمیم صاحب نے پیش کی۔

بعد ازاں محترم گیانی تنویر احمد صاحب نے بعنوان اسلام میں عورت کا مقام بزبان پنجابی تقریر کی ۔ آپ نے مختلف مذاہب میں عورت کے مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے۔

قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں اسلام میں عورت کے مقام کا ذکر فرمایا کہ اسلام نے عورت کو مرد کے مقابل پر برابری کے حقوق دیئے ہیں۔

اس کے بعد محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم بھارت نے پوپ کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام بزبان انگریزی پڑھ کر سنایا۔ پوپ کو یہ پیغام مکرم شریف عودے صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر نے پہنچایا۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

اس کے بعد دیگر مذاہب کے نمائندگان کی تقاریر کا آغاز ہوا۔

ا۔ سب سے پہلے محترمہ بی بی کرن جیت کور صاحبہ ممبر شرومنی گورودوارہ پربندھک کمیٹی (پوتی ماسٹر تارا سنگھ صاحب) نے خطاب کیا۔

آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ مذہب ذریعہ ہے خدا کے حصول کا مذہب جس نے ہمیں ایک دوسرے کے قریب لانا تھا افسوس ہے کہ اسی نے ہمیں

(باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

یورپ کے مختلف ممالک کے دورے کے دوران ہر آن اللہ تعالیٰ کے فضل دیکھے۔ ہمیشہ کی طرح جہاں جماعتوں کے اندر بھی ایمان، اخلاص اور وفا کے نمونے نظر آئے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیروں میں بھی جماعت کا اثر اور غیروں کی جماعت کے ساتھ تعلق بڑھانے اور قائم کرنے کی کوشش اور اسلام کو سمجھنے کی طرف غیر معمولی توجہ بھی پہلے سے زیادہ نظر آئی۔

یورپ کے ممالک جرمنی، ناروے، ڈنمارک، بیلجیم، ہالینڈ کے دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور نصرت و تائید اور قبولیت اور اسلام کے پیغام کی خواص و عوام میں تشہیر۔ اخبارات، ریڈیو، ٹی وی اور الیکٹرونک میڈیا میں وسیع پیمانے پر اشاعت اور اس کے نیک ثمرات، جماعتی ترقیات اور افراد جماعت کے اخلاص و وفا کے نہایت ایمان افروز واقعات کا اجمالی تذکرہ۔

(مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام قادر صاحب آف کھیوہ باجوہ کی نماز جنازہ غائب اور مرحومہ کا ذکر خیر)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21/اکتوبر 2011ء بمطابق 21/اخاء 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ تقریباً ایک ماہ سے زائد عرصہ یورپ کے مختلف ممالک کے دورے پر رہا ہوں جس میں جرمنی، ناروے، ہالینڈ، ڈنمارک، بیلجیم وغیرہ شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورے کے دوران ہر آن اللہ تعالیٰ کے فضل دیکھے۔ ہمیشہ کی طرح جہاں جماعتوں کے اندر بھی ایمان و اخلاص اور وفا کے نمونے نظر آئے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیروں میں بھی جماعت کا اثر اور غیروں کی جماعت کے ساتھ تعلق بڑھانے اور قائم کرنے کی کوشش اور اسلام کو سمجھنے کی طرف غیر معمولی توجہ بھی پہلے سے زیادہ نظر آئی۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت کا ہر قدم جو ترقی کی طرف اٹھتا ہے، ہماری کوشش سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو تعارف اور آپ کے حوالے سے اسلام کا جو حقیقی پیغام دنیا کو پہنچ رہا ہے، اُس کے مثبت نتائج نکل رہے ہیں۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایک احمدی کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔ اگر صرف انسانی کوششوں کا سوال ہو تو ہماری دنیاوی لحاظ سے بالکل چھوٹی سی جماعت کی طرف کبھی کسی کی نظر نہ ہو۔ پس یہ توجہ اور ترقیات کے خدائی وعدے ہیں جو پورے ہو رہے ہیں اور ہمیں نظر آتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ کوئی انسانی عقل یا دور اندیشی یا دنیاوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہنچا سکتے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 333۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر اس بات کا اظہار فرماتے ہوئے کہ جو لوگ ہمارے مخالف ہیں، سمجھتے ہیں کہ اپنے خیال سے اور دنیاداری کی طرز پر یہ بھی کوئی فرقہ بن گیا ہے جیسا کہ آج کل بھی مسلمانوں کی اکثریت جماعت کے متعلق یہ خیال کرتی ہے یا اکثریت کو اُن کے علماء نے اس طرف ڈال دیا ہے کہ شاید یہ بھی کوئی دنیاوی تنظیم ہے اور طرح طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بدنام کیا جاتا ہے، آپ کو طرح طرح کے نام دیئے جاتے ہیں اور ہمارے دلوں پر نیش زنیاں کی جاتی ہیں۔ بہرحال جو بھی یہ لوگ سمجھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "مَیں جانتا ہوں کہ خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور اُسی کے فضل سے اس کا نشوونما ہو رہا ہے۔ اصل یہ ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی اور نہ ہی اُس کا نشوونما ہو سکتا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی کے لئے چاہتا ہے تو وہ قوم بیج کی طرح ہوتی ہے۔ جیسے قبل از وقت بیج کے نشوونما اور اُس کے آثار کوئی نہیں سمجھ سکتا اس قوم کی ترقیوں کو بھی محال اور ناممکن سمجھتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 333 حاشیہ۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ خدا تعالیٰ کی جماعت ہے۔ ہر آن اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیں جماعت کے ساتھ نظر آتی ہے۔ جماعتی ترقی دیکھ کر دنیادار اور مخالفینِ احمدیت اور زیادہ بوکھلا گئے ہیں اس لئے جماعت کی دشمنی بھی آجکل زوروں پر ہے۔ میں گزشتہ خطبوں میں اس کی طرف توجہ بھی دلا چکا ہوں لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے یہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ جماعت ترقی کرے اور اسلام کا غلبہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ذریعے سے ہو اور یہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ان مخالفین کی تمام کوششیں اور دشمنیاں رائیگاں جائیں گی اور ہر سعید فطرت اس جماعت کی آغوش میں آئے گا۔ انشاء اللہ۔

بہرحال جیسا کہ مَیں ہر سفر کے بعد عموماً سفر کے حالات مختصراً بیان کرتا ہوں آج بھی آپ کے سامنے کچھ بیان کروں گا۔ تفصیلات تو جو رپورٹس الفضل میں شائع ہو رہی ہیں، اُن میں کچھ حد تک آ جائیں گی۔ بعض باتیں مَیں بیان کر دیتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ کے مختلف رنگ میں جو فضل ہو رہے ہیں اُن پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ اپنوں کو، احمدیوں کو تو دوروں کے دوران ملنے سے فائدہ ہوتا ہی ہے۔ غیروں کو، دنیاداروں کو جن کی اسلام کی طرف توجہ ہو رہی ہے اُن کو بھی فائدہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اسلام کی اصل تصویر پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ بعض پڑھے لکھے اور سیاستدان یا حکومت کے سرکردہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید دنیاوی فائدے کی خاطر یا ماحول کو بہتر کرنے کی خاطر اپنے اپنے ماحول میں احمدی اپنے ملنے جلنے والوں کو امن اور محبت کا پیغام دیتے ہیں اور اسلام کی ایک خوبصورت تصویر دکھاتے ہیں۔ اکثر جگہ میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ لوگ میرے سے براہِ راست سننا چاہتے ہیں کہ احمدیت کیا ہے؟ بیشک اُن کو پہلے احمدیوں نے بتایا بھی ہو۔ لیکن اپنی تسلی کے لئے وہ چاہتے ہیں کہ خود میرے سے سنیں۔ پس ان ملاقاتوں سے جو غیروں کے ساتھ ہوتی ہیں، علاوہ دوسری باتوں اور تعلقات کی وسعت کے، اسلام کے بارے میں خاص طور پر پڑھے لکھے لوگوں کے ذہنوں سے شکوک و شبہات دور کرنے کا موقع ملتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا اور بعض موقعوں پر اس کا ذکر بھی کر چکا ہوں کہ جرمنی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اور تعلقات کی وسعت میں ایک خاص کوشش کر رہی ہے۔ اب ان کی کوششیں جو ہیں وہ پہلے سے بہت بڑھ کر ہیں اور اس کی وجہ سے اسلام کا پیغام اور جماعت کا تعارف بہت بڑھ کر جرمن قوم میں پہنچ رہا ہے۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے ان تعلقات رکھنے والے بعض پڑھے لکھے لوگوں کو مجھ سے ملوانے کا انتظام کیا ہوا تھا، بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اُن کو ہمارے نوجوانوں نے ملوانے کا انتظام کیا تھا۔ چنانچہ فرینکفرٹ میں تو یونیورسٹی کے دو پروفیسر ملنے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں جرمنی میں نوجوانوں میں کچھ عرصے سے کافی بیداری دیکھ رہا ہوں۔ ان کے تعلقات بھی وسیع ہو رہے ہیں اور تبلیغ کی طرف بھی رجحان ہے۔ بہرحال چند ملاقاتوں کا یہاں ذکر کروں گا اور ساتھ ہی جہاں جہاں دوسرے جماعتی پروگرام ہوئے، ان کا بھی ذکر آتا رہے گا۔

جرمنی میں ماربرگ (Marburg) یونیورسٹی ہے، اُس کے دو پروفیسر ملنے آئے تھے۔ دونوں پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں۔ پیری ہیکر (Pierre Hecker) اور البیشٹ فوئس (Albpecht Fuess)۔ اور یہ دونوں یونیورسٹی میں اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر ہیں۔ عربی بھی ان کو آتی ہے، اسلام کا علم بھی کافی ہے۔ اور اُن میں سے ایک جو تھے انہوں نے ترکی زبان میں سپیشلائزیشن کی ہوئی ہے۔ ان کے مضامین اسلامی تاریخ کے تھے۔ پھر ان سے اسلامی تاریخ کے بارے میں بھی باتیں ہوئیں۔ ان کو میں نے یہی کہا کہ جو آپ کے مؤرخین ہیں، یا ایسے مؤرخین جو مغربی مؤرخین سے متاثر ہوئے ہوئے ہیں، صرف اُن کی کتابیں نہ پڑھیں بلکہ عربی جانتے ہیں تو بعض دوسرے مؤرخین جن کے اصل ماخذ عربی ہیں یا دوسرے ماخذ ہیں، پھر احادیث ہیں اُن کو بھی آپ کو دیکھنا چاہئے۔ اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی جو سیرۃ النبی کی کتاب ہے اُس کا ایک حصہ ترجمہ ہو چکا ہے، اُن کو میں نے کہا ہے کہ وہ مہیا کی جائے وہ بھی پڑھیں۔ اُس سے آپ کو پتہ لگے گا کہ کس طرح ایک تو سیرت

بیان کی گئی ہے۔ دوسرے کچھ اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔ اللہ کرے کہ باقی حصہ بھی اُس کا ترجمہ ہوجائے۔ بہرحال یہ بڑی اچھی کتاب ہے ایسے لوگوں کے لئے جن کو سیرت کے ساتھ ساتھ اسلام پر کئے گئے اعتراضات کے بھی کچھ نہ کچھ جواب مل جاتے ہیں۔ ان کی یونیورسٹی کی لائبریریوں میں Five Volume Commentary بھی اور سیرت کی یہ کتاب جو انگلش میں ترجمہ ہوچکی ہے رکھوانے کا بھی کہا ہے، انشاءاللہ پہنچ جائے گی۔ اُن کو مَیں نے ایم۔ٹی۔اے کا بھی کہا کہ دیکھیں۔ اس کو دیکھنے سے بہت سارے سعید فطرت جو ہیں اُن کو اسلام کی حقیقت کے بارے میں پتہ لگ رہا ہے، صحیح تعلیم پتہ لگ رہی ہے۔ وہ کہنے لگے کہ مصر کی الازہر یونیورسٹی میں آپ کے بارہ میں کیا سوچ ہے۔ وہاں کوئی بات ہوئی؟ تو اُن کو میں نے کہا کہ اُن کے پروفیسروں سے بھی چندسال پہلے

بات چیت چلتی رہی اور اس پر پھر ہمارے عربی ڈیسک والوں نے اور شریف عودہ صاحب وغیرہ نے اُن کو بھجوانے کے لئے ایک کتاب تیار کی تھی جو اُن کو بھیجی گئی تھی لیکن ان لوگوں کے دل سخت ہیں، وہ مانتے نہیں لیکن جو سعید فطرت ہیں وہ اگر پڑھیں تو اُن کے دل بہرحال کھلتے ہیں۔ تو یہ لمبی گفتگو تھی جو ایسے لوگوں سے ہوئی اور وہ بعد میں کافی اثر لے کر گئے۔

فرینکفرٹ میں اردگرد کے ماحول میں کچھ فاصلے پر (کچھ فاصلے سے مراد ہے) ایک ڈیڑھ سو کلومیٹر سے زیادہ اور ایک تقریباً ستّر اسّی کلومیٹر کے اندر دو مساجد کے سنگِ بنیاد رکھنے کا بھی موقع ملا۔ وہاں ایک مسجد کی تقریب سنگِ بنیاد میں میئر کے نمائندے کے طور پر اُن کے ڈپٹی میئر جو تھے وہ آئے ہوئے تھے۔ اس تقریب میں انہوں نے بھی کچھ الفاظ کہے اور میں نے بھی مسجد کے حوالے سے کچھ باتیں کیں لیکن بعد میں باتیں کرتے ہوئے وہ کہنے لگے کہ میں نے سنا ہے (یہ دیکھیں جہالت کا جو تصور ہے یہ صرف پرانا نہیں ہے بلکہ آج اس پڑھے لکھے زمانے میں اور یورپ میں بھی یہ تصور قائم ہے) کہ غیر مسلم کو قرآنِ کریم کا پڑھنا یا دیکھنا اسلام میں جرم ہے۔ میں نے کہا آپ کو یہ کس نے بتایا؟ ابھی آپ نے تلاوت سنی، اس کا ترجمہ سنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام دنیا کے لئے آئے تھے، تمام انسانوں کے لئے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ اعلان کروایا اور قرآنِ کریم تو ہر سعید فطرت کے لئے رحمت اور علاج ہے۔ اس لئے بالکل غلط آپ نے سنا ہے۔ بلکہ ہمارے ترجمے چھپے ہوئے ہیں۔ آپ کو دیئے جائیں گے آپ پڑھیں۔ یہ ہے تصور قرآنِ کریم کی تعلیم کا جو بعض مسلمان حلقوں کی طرف سے آج بھی بعض جگہوں پر پیش کیا جاتا ہے اور احمدی جو قرآنِ کریم کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہے ہیں اس میں روکیں ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ضمناً مَیں ذکر کردوں کہ گزشتہ دنوں انڈیا میں، دہلی میں بڑے اچھے علاقے میں قرآنِ کریم کی ایک نمائش ہوئی۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کے بارہ میں یہ بڑی وسیع نمائش تھی اور بڑے خوبصورت طریقے سے سجائی گئی تھی۔ ہندو، سکھ، عیسائی اور اچھے پڑھے لکھے مسلمان بھی اُس میں آئے، دیکھتے رہے۔ تین دن کی نمائش تھی۔ پہلے دو دن تو علماء جو نام نہاد علماء ہیں انہوں نے اتنا شور مچایا اور پریشر ڈالا کہ وہاں حکومت کو خیال پیدا ہوا کہ کہیں فساد نہ پیدا ہوجائے۔ اس لئے تیسرے دن حکومت نے جماعت کو درخواست کی کہ یہ نمائش بند کر دی جائے۔ وہاں کے بڑے بڑے اخباروں نے اس کی بڑی تعریف کی کہ بڑی اعلیٰ نمائش تھی اور قرآنِ کریم کی تعلیم اور قرآنِ کریم کی حکمت کے بارے میں ہمیں اب پتہ لگا ہے۔ بعض مسلمانوں نے یہ تبصرے کئے کہ قرآن شریف کی تعلیم کا ایسا خوبصورت علم تو ہمیں پہلے تھا ہی نہیں۔ لیکن یہ مسلمان ہمیشہ روڑے اٹکاتے رہتے ہیں، ایسے ایسے غلط تصور ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔

پھر مجھے ایک اور بات یاد آ گئی۔ مَیں کل پرسوں کی ڈاک میں دیکھ رہا تھا۔ ایک شخص نے پاکستان سے لکھا کہ کہیں مَیں اپنے کسی غیر احمدی دوست کے ہاں افسوس کرنے گیا تو وہاں باتیں ہوتی رہیں۔ ایک صاحب وہاں کہنے لگے کہ مَیں نے سنا ہے کہ احمدی ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ احمدی کرنے سے پہلے تمہیں ایک کمرے میں بند کر دیتے ہیں، وہاں الماری پر قرآنِ کریم رکھ دیتے ہیں، پھر اُس کو کہتے ہیں الماری کو ہلاؤ اور دھکے دو، اگر قرآنِ کریم گر جائے تو سمجھو کہ تم پکّے احمدی ہو گئے۔ یہ تصورات ہیں، اس قسم کی جھوٹی باتیں ہیں۔ سوائے اس کے کہ ان لوگوں پر لعنت بھیجی جائے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ ان لوگوں نے اس طرح قوم کو بیوقوف بنا دیا ہے کہ کوئی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رہی۔

بہرحال جرمنی کے حوالے سے باتیں ہو رہی ہیں تو جرمنی میں فرینکفرٹ کے قیام کے دوران (جیسا کہ آپ نے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے بھی دیکھ لیا کہ) خدام اور اطفال اور لجنہ کے اجتماعات بھی ہوئے، اُن میں شمولیت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے وہاں جانے اور اجتماع میں شامل ہونے کے فیصلے میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت ڈالی۔ پہلی مرتبہ مَیں نے اجتماع میں اطفال کو اُن کے مطابق کچھ باتیں کہیں اور وہیں مجھے خط آنے لگ گئے کہ ہم اب ان نصائح پر عمل کریں گے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ موبائل فون رکھنے کی اور اس قسم کی باتیں جو بچوں میں پیدا ہو رہی ہیں ان کی میں نے بعض مثالیں بھی پیش کی تھیں۔ ٹی وی یا انٹرنیٹ پر مستقل جو بیٹھے رہتے تھے بلکہ مستقل چمٹے رہتے ہیں انہوں نے اس سے پرہیز کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اصل چیز اعتدال ہے۔ ہمارے بچوں اور بڑوں کو پتہ ہونا چاہئے کہ ہر جائز کام بھی اعتدال کے اندر رہتے ہوئے کرنا ہے۔ اور غلط اور ناجائز کے تو قریب بھی نہیں جانا۔ پس یہ روح اگر ہمارے بچوں اور نوجوانوں میں پیدا ہو جائے تو ان بچوں اور نوجوانوں کا مستقبل بھی محفوظ ہو جائے گا اور جماعت کی مجموعی تربیت میں بھی اس سے ترقی ہوتی ہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ نے بھی میری باتیں سُن کر جس طرح مثبت ردّ عمل دکھایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس پر مستقلاً عمل کرنے کی بھی توفیق دے اور ان کو جزا دے کہ فوری طور پر بات سن کر پھر لبیک بھی کہتے ہیں۔

لجنہ میں بھی بڑا اچھا پروگرام ہوا۔ اس کا ذکر بھی پہلے مَیں کر چکا ہوں۔ لیکن ایک بات کی طرف لجنہ کو بلکہ ساری دنیا کی لجنہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرے اس خطبے کے حوالے سے ایک خاتون نے لکھا کہ مین ہال میں تو بڑا اچھا ماحول تھا۔ خاموشی سے آپ کا خطاب سنا گیا لیکن جو بچوں کا ہال تھا اُس میں بچوں کا شور تو جو ہوتا ہے وہ تھوڑا بہت ہوتا ہی ہے۔ مائیں خود اس حوالے سے کہ دُور بیٹھی ہیں بے تحاشہ باتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ تو لجنہ میں جو علیحدہ مارکی یا علیحدہ ہال ایسی عورتوں کو دیا جاتا ہے جن کے بچے ہیں اُن کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ بچوں کو حتی الوسع اشارے سے خاموش کرانے کی کوشش کریں اور خود تقریر کی طرف توجہ دیا کریں۔ جو پروگرام ہو رہا ہے اُس کی طرف توجہ دیا کریں اور سنا کریں۔ یہ ہال اُن کو اس لئے نہیں دیا جاتا ہے کہ خود بیٹھ کے اپنی گپیں اور اپنی کہانیاں شروع کر دیں۔ آئندہ سے اس بارے میں بھی احتیاط ہونی چاہئے اور انتظامیہ کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

فرینکفرٹ میں دوسرے جماعتی پروگرام بھی ہوتے رہے ہیں جیسا کہ میں نے کہا رپورٹ میں ان کا ذکر آ جائے گا۔ بہرحال یہ قیام وہاں قریباً دو ہفتے کا تھا۔

اُس کے بعد وہاں سے ناروے روانگی ہوئی۔ جیسا کہ آپ لوگوں نے خطبے میں سن لیا ہے کہ ناروے میں مسجد نصر کا افتتاح ہوا۔ ماشاءاللہ بہت خوبصورت مسجد ہے۔ یہاں سے بھی بعض لوگ گئے ہوئے تھے انہوں نے دیکھی ہے۔ بہت بڑی ہے اور صرف شمالی یورپ کی بہت بڑی مسجد نہیں ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ مسجد بیت الفتوح کے بعد (خیال نہیں بلکہ یقین ہے) یقیناً یہ مسجد یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ وہاں کی جماعت تو بہت چھوٹی ہے لیکن اس مسجد کو دیکھ کر لگتا ہے کہ بہت بڑی جماعت ہے یا یہ بہت امراء کی جماعت ہے لیکن دونوں باتیں غلط ہیں۔ نہ یہ بڑی جماعت ہے نہ وہاں امیر لوگ زیادہ ہیں۔ صرف خیال آنے اور احساس پیدا ہونے کی ضرورت تھی۔ وہ جب آیا تو توجہ پیدا ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے زمانے میں اس مسجد کی یہ زمین خریدی گئی تھی اور اُس پر ایک ہال تقریباً بیسمنٹ کی طرز پر بنایا گیا تھا۔ شاید اُس وقت مسجد کی بیسمنٹ (Basement) بنوانا چاہتے تھے۔ بہرحال بعد میں کچھ نقشہ بھی تبدیل ہوا۔ مرکز نے اُس وقت تین چار ملین کرونز یا تقریباً چار پانچ لاکھ پاؤنڈ اُن کی مدد کی تھی۔ پھر اُن کو کہا گیا کہ اپنے وسائل سے یہ مسجد بنائیں۔ 2003ء میں مَیں نے بھی اِن کو توجہ دلائی۔ اُس وقت سے توجہ دلانی شروع کی لیکن ناروے کی جماعت اپنی جگہ سے ہلتی نہیں تھی۔ کبھی یہ مسئلہ آ جاتا تھا، کبھی دوسرا مسئلہ آ جاتا تھا۔ مجھے بھی انہوں نے اتنا تنگ کیا کہ مَیں نے ان کو کہہ دیا کہ آپ جو کرنا چاہتے ہیں اس سے کریں۔ اگر بڑی مسجد نہیں بن سکتی تو ایک چھوٹی سی مسجد کہیں اور جا کے، چھوٹی جگہ لے کے، بنا لیں۔ پھر جماعت خود بھی ایک وقت میں سوچنے لگ گئی کہ اس پلاٹ کو بیچ دیا جائے۔ کچھ نے رائے دی کہ نہیں بیچنا چاہئے۔ بہرحال پھر آخر فیصلہ ہوا کہ بڑا اباموقع پلاٹ ہے، شہر سے جو سڑک ائیرپورٹ کو جاتی ہے اُس پر واقعہ ہے، اونچی جگہ ہے، اس لئے اس کو بیچنا نہیں چاہئے۔

2005ء میں جب مَیں گیا تو اتفاق سے وہاں جو جمعہ پڑھا گیا، اس کے لئے جو ہال وہاں لیا گیا وہ بھی اس پلاٹ کے بالکل ساتھ تھا۔ تو مَیں نے انہیں اُس خطبہ میں وہاں توجہ دلائی تھی کہ انشاءاللہ ناروے میں مسجدیں تو بنیں گی، ایک دو نہیں بلکہ اس ملک میں ہر جگہ مساجد بنیں گی، یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ اُس نے جماعت کو پھیلانا ہے لیکن آپ کی آئندہ نسلیں جب یہاں سے گزرا کریں گی تو یہ کہا کریں گی کہ یہ جگہ، ایک باموقع پلاٹ، ایک خوبصورت جگہ ایک زمانے میں ہمارے باپ دادا کو ملی تھی جس کو اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے گنوا دیا۔ کچھ خوفِ خدا کریں۔ جو عزم کیا ہے، جو ارادہ کیا ہے، اس کو ایک دفعہ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ بہرحال کم و بیش انہی الفاظ میں توجہ دلائی تھی کہ اپنی نسلوں کے سامنے نیک نمونے قائم کریں، اور اُن کی دعاؤں کے بھی وارث بنیں۔ بہرحال یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی خوبصورتی ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی طرف سے کئی گئی باتوں کو سنتے ہیں اور پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک جوش اور ولولہ اُن میں پیدا ہو جاتا ہے تبھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ جماعت کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر ہمیں بھی بعض دفعہ حیرت ہوتی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 605۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

بہرحال جب ناروے جماعت نے ارادہ کیا اور اس توجہ دلانے پر اُن کی آنکھیں کھلیں تو اُنہوں نے قربانیوں کی مثالیں بھی قائم کیں جن کا اپنا ایک لمبا ذکر ہے۔ پچھلے ناروے کے خطبے میں کچھ مَیں نے بیان بھی کیا تھا اور تقریباً سو ملین کرونر سے زیادہ کی قربانی دے کر اس مسجد کی تکمیل ہوئی ہے۔ کرونز میں بعض دفعہ بعضوں کے علم میں حوالے یا ریفرنس نہیں ہوتے تو یہ تقریباً بارہ ملین پاؤنڈ بنتا ہے۔ بارہ لاکھ نہیں، بارہ ملین پاؤنڈ بلکہ اس سے اوپر رقم بنتی ہے۔ اور یہ لوگ جیسا کہ مَیں نے کہا کوئی غیر معمولی امیر لوگ نہیں ہیں لیکن جب ان کو توجہ دلائی گئی اور ان کو یہ باور کروایا گیا کہ آئندہ نسلوں کے لئے کیا نمونہ چھوڑ کر جانے لگے ہو تو صرف وقتی جذبہ نہیں، انہیں وقتی غیرت نہیں آئی بلکہ وہ نیکی کی رَگ اُبھری جو ایک احمدی میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اگر وقتی جوش ہوتا تو ایک سال کے بعد تھک کر بیٹھ جاتے۔ گو ایسے موقعے آئے کہ انتظامیہ نے پریشان ہو کر پھر مجھے لکھنا شروع کر دیا لیکن توجہ دلانے پر پھر جُت جاتے تھے۔ آخر پانچ سال یا چھ سال کی قربانی کے بعد وہاں صرف آٹھ نو سو افراد کی جو جماعت ہے، انہوں نے یہ سب سے بڑی مسجد بنا لی ہے۔ ائیرپورٹ سے شہر کو جاتے ہوئے جیسا کہ میں نے کہا یہ ایک خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہے۔ وہاں کے وزیرِ اعظم نے بھی یہ اعتراف کیا کہ یہ ایک خوبصورت اضافہ

ہے جو اس سڑک پر ہوا ہے۔ روزانہ تقریباً اسّی نوے ہزار گاڑیاں، کاریں وغیرہ وہاں سے گزرتی ہیں جو اس مسجد کو دیکھتی ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی چیز کی چاٹ لگ جائے تو پھر اس کے حصول کے لئے ہر کوشش ہوتی ہے۔ ہماری ناروے کی جماعت میں بھی لگتا ہے کہ اکثر لوگوں میں یہ صورت پیدا ہو رہی ہے۔ یا تو یہ حال تھا کہ دس سال تک مسجد بنانے کے بہانے تلاش کرتے رہے کہ بن سکتی ہے کہ نہیں بن سکتی؟ مشکلات کی ایک فہرست پیش کرتے رہے یا اب کہتے ہیں کہ وہاں ایک اور شہر ہے جس کا نام کرسچن سانڈ ہے، وہاں چھوٹی سی جماعت ہے، کہ ہم نے وہاں بھی مسجد بنانی ہے اور اُس کے بھی جو اخراجات ہیں وہ کافی آ رہے ہیں کیونکہ ناروے میں مہنگائی بھی کافی ہے۔ مَیں نے اُنہیں کہا ہے کہ یہ مسجد تو ابھی آپ نے مکمل کی ہے، فوری طور پر نئی مسجد کس طرح شروع کر دیں گے؟ تو اب ماشاء اللہ اُن کی جرأت اتنی بڑھ گئی ہے کہ عاملہ نے بھی اور بعض لوگوں نے بھی مجھے ذاتی طور پر کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم بنا لیں گے، اللہ تعالیٰ فضل کرنے والا ہے۔ پس یہ جوش و جذبہ ہے جو ایک احمدی میں ہے۔ ایک مرتبہ ارادہ کر لیا تو پھر کوئی بند نہیں ہے۔ اگر نیت نیک ہے تو سب بند ٹوٹ جاتے ہیں۔ ہر روک جو ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ اور یہ سب چیز جو ہے یہ کسی فرد کا یا اُن چند افراد کا کمال نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ برکت ڈالتا ہے اور دلوں کو بدلتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدوں کے پورا ہونے کی یہ دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ فرمایا تھا کہ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ کہ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ پس جب ارادے نیک ہوئے، نیتیں نیک ہوئیں، دعا کی طرف بھی، اور اللہ تعالیٰ کی طرف بھی توجہ ہوئی تو پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کے دلوں کو ایسا کھولا کہ ہر وقت مدد کے لئے تیار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کا کام، آپ کی اس خواہش کو پورا کرنے کا کام کہ اسلام کو متعارف کرانے کے لئے مسجدیں بنا دو۔ یعنی وہ مسجدیں جن کے بنانے والے اور عبادت کرنے والے خدا اور رسول کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں تو پھر اسلام اس طرح خوبصورت رنگ میں متعارف ہوتا ہے کہ دنیا اس کی خوبصورتی دیکھ کر دَنگ رہ جاتی ہے۔

پس افرادِ جماعت نے نیک کام کے لئے اپنی حالتوں کو بدلنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی غیر معمولی وسعتِ حوصلہ اور توفیق میں وسعت عطا فرما دی اور دنیا میں اور جگہوں پر بھی فرما رہا ہے۔ اس مرتبہ تو دورے کے دوران یہ لوگ مجھے پہلے سے بہت بڑھ کر ایمان و اخلاص میں بڑھتے ہوئے نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص کو ہمیشہ بڑھاتا رہے اور ہر احمدی کے ایمان و اخلاص کو بڑھاتا رہے۔

ناروے بھی یورپ کے اُن ممالک میں سے ہے جہاں عموماً تربیت کی طرف بہت توجہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ دنیا داری کی طرف رجحان بھی ہے لیکن اس مرتبہ مجھے وہاں مردوں اور عورتوں کو، بچوں کو، بچیوں کو سمجھانے پر اُن کی نظروں میں شرم و حیا اور افسوس بھی نظر آیا۔ یہ عزم اور ارادہ نظر آیا کہ ہم اپنی کمزوریاں بھی دور کریں گے۔ خاص طور پر واقفینِ نو اور واقفاتِ نو نے اس بات کا اظہار کیا۔ جب مَیں نے انہیں اُن کی کلاس کے دوران سمجھایا کہ اُن کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ واقفاتِ نو نے تو بہت زیادہ عزم کا اظہار کیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ اپنی حالتوں کو بدلیں گی بلکہ اپنے ماحول کی حالتوں کو بدلیں گی اور اس بات پر شرمندگی کا اظہار کیا کہ اُن سے پردے اور لباس اور احمدی لڑکی کے وقار کے اظہار میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہی ہیں وہ نہ صرف اُن کو دور کریں گی بلکہ اپنے ماحول میں، جماعتی ماحول میں بھی اور باہر کے ماحول میں بھی ایک نمونہ بن کے دکھائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کے ہر احمدی بچے کو اور بچی کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ احمدیت کا صحیح نمونہ ہو۔ کیونکہ اگر ہماری لڑکیوں اور عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو آئندہ نسلوں کی اصلاح کی بھی ضمانت مل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی برکت ڈالتا ہے۔ بہرحال ناروے کی جماعت میں مجھے پانچ سال میں بعض لحاظ سے بہت زیادہ بہتری نظر آئی ہے۔

ناروے میں غیروں کے ساتھ جو پروگرام ہوتے رہے اُن کا بھی کچھ ذکر کر دیتا ہوں اور اس سے پہلے ناروے کی حکومت کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے وہاں اپنے حالات کی وجہ سے سیکورٹی کا بڑا انتظام رکھا، کیونکہ جولائی میں وہاں ایک واقعہ ہو گیا تھا اور کچھ ویسے بھی اُن کو شاید کوئی اطلاعیں تھیں، تو انہوں نے مسجد میں مستقل سیکیورٹی رکھی۔ میرے قیام کے دوران میرے ساتھ بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس کی جزا دے۔

وہاں ایک ممبر پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ ہاؤس میں وزٹ کا ایک پروگرام رکھا ہوا تھا جس میں چار پانچ پارلیمنٹ کے ممبر بھی موجود تھے۔ یہاں چھوٹی سی ریسپشن بھی تھی۔ وہاں بھی اچھا پروگرام رہا۔ وہاں کے پارلیمنٹ کے پریذیڈنٹ، اینڈرسن (Anderson)، جو ہمارے ہاں سپیکر کہلاتے ہیں، اُن سے بھی ملاقات ہوئی۔ اُن کو بھی جماعت کے تعارف کا تفصیل سے موقع ملا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد، آپ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی، اس طرح تفصیل سے ساری باتیں ہوئیں۔ خود ہی مجھے پوچھنے لگے کہ شیعہ سنی اور تم لوگوں میں کیا فرق ہے؟ اس سے پھر آئندہ آگے مزید باتیں کھلتی ہیں تو بہرحال باتیں چلتی رہیں۔ اسی طرح مختلف اخبارات اور ریڈیو اور ٹی وی چینل کے نمائندوں نے بھی انٹرویو لئے۔ ناروے ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ کُل آبادی تو پانچ ملین ہے۔ جس اخبار نے انٹرویو لیا اُس کی سرکولیشن تین لاکھ پچاس ہزار ہے اور اچھے ماحول میں اُس نے انٹرویو لیا۔ مسجد کا مقصد، اسلام کی تعلیم، جماعت احمدیہ کا کیا مقصد ہے، یہ ساری باتیں ان لوگوں نے اپنے انٹرویو میں یا اخباروں میں شائع کیں، یا ریڈیو میں بیان کیں یا ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں بیان کیں اور اچھے وقت لئے بیان کرتے رہے۔ پھر جماعت کا اور خلیفۂ وقت کا کیا تعلق ہے؟ کیا کرنے آئے ہیں؟ اس قسم کے سوالات تھے۔ ان کے بڑے تفصیلی جواب اُنہیں دیئے اور اس کا پھر خود بھی انہوں نے مشاہدہ کیا۔ جب وہ باہر نکلتے تھے تو جماعت کے افراد سے بھی پوچھ لیتے تھے اور پھر افرادِ جماعت کا جو اپنا ایک جذباتی تعلق ہوتا ہے جب وہ بیان کرتے تھے تو اُس سے وہ اور متأثر ہوتے تھے کہ کس طرح ایک جماعت ہے جس میں خلافت اور جماعت کا وجود ایک بنے ہوئے ہیں۔ بہرحال باقی تو مسلمانوں کے حوالے سے باتیں ہوتی رہیں کہ مسلمان کیا کہتے ہیں اور آپ کیا کہتے ہیں اور آپ کو مسجد کیوں نہیں کہنے دیتے اور آپ کو مسلمان کیوں نہیں سمجھتے؟ یہ تو تفصیلی باتیں ہیں جو رپورٹس میں آ جائیں گی۔

ناروے میں جب ہماری مسجد کی reception ہوئی ہے تو اُس میں 120 کے قریب لوکل نارویجین افراد تھے جن میں سے گیارہ پارلیمنٹیرین تھے۔ وہاں کی وزیرِ دفاع خاتون ہیں جو وزیرِ اعظم کی نمائندگی میں وہاں آئی تھیں۔ وزیرِ اعظم کا پیغام بھی انہوں نے پڑھا اور اس سے پہلے اُن سے بھی کچھ تفصیلی باتیں ہوتی رہیں۔ مَیں نے کہا کہ مَیں نے آپ کو پیغام بھی بھیجا تھا اور آپ کے درد کو ہم محسوس کرتے ہیں کیونکہ ہمارے احمدی بھی اسی طرح شہید کئے جاتے ہیں۔ پھر اسی طرح اُن کو جو جماعتی خدمات ہیں، انسانی ہمدردی کی خدمات، تعلیمی خدمات، طبی خدمات اُن کے بارے میں تفصیل سے تعارف کروایا تو بڑی حیران تھیں کہ کوئی مسلمان تنظیم ایسی بھی ہے جو اس طرح کام کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ مَیں تھوڑے وقت کے لئے آئی ہوں۔ تقریباً رات پونے آٹھ بجے انہوں نے واپس جانا تھا لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ جو میرے سے پہلے بولنے والے مقررین تھے اُن کی باتیں کچھ لمبی ہو گئیں تو پونے آٹھ بجے میری تقریر شروع ہوئی اور تقریر بھی کافی لمبی تھی تو وہ آرام سے بیٹھی رہیں۔ عموماً سکینڈے نیوین ملکوں میں مَیں نے دیکھا ہے کہ یہ لوگ تیس پینتیس منٹس (Minutes) سے زیادہ سننے کے عادی نہیں۔ لیکن میری باتیں تقریباً وہ پچاس منٹ تک خاموشی سے سنتی رہیں۔ مَیں نے بعد میں معذرت کی۔ کہنے لگیں کہ نہیں مجھے لگا کہ آج مَیں نے اپنے وقت کا صحیح استعمال کیا ہے اور پھر اُس کے بعد بھی وہ بیٹھیں، کھانا کھایا اور جہاں پونے آٹھ بجے جانا تھا وہاں ساڑھے نو تک بھی اُن کا اُٹھنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ بہرحال وہاں کافی باتیں ہوتی رہیں۔ کیونکہ reception میں مسجد کے حوالے سے مَیں نے بتایا کہ ہماری مسجد تو اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے، ایک خدا کی عبادت کی جائے۔ اور یہاں جب ایک خدا کی عبادت کے لئے انسان آتا ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کسی دہشت گردی، کسی قسم کی بدامنی کا خیال بھی پیدا ہو۔ سکینڈے نیوین ممالک میں بھی بعض ایسے طبقے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی تعلیم پر بہت زیادہ اعتراضات کرتے ہیں اس لئے اُن کو قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کافی وضاحت سے مَیں بتانا چاہتا تھا جو مَیں نے بتایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا کہ آپ کی تڑپ تو یہ تھی اور آپؐ کی حالت یہ تھی کہ آپ کی راتیں بے چین ہوتی تھیں اور تڑپ کے دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سیدھے راستے پر چلائے اور یہ خدا کو پہچان لیں۔ مَیں نے ان کو بتایا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کسی بھی قسم کا ایسا خیال ہوتا کہ دنیا پر قبضہ کرنا ہے تو یہ راتوں کی تڑپ نہ ہوتی۔ راتوں کی یہ تڑپ صرف اس دنیا کے امن کے لئے نہیں تھی بلکہ لوگوں کو آئندہ زندگی میں بھی، جو مرنے کے بعد کی زندگی ہے، اُس کے امن کی ضمانت کے لئے بھی یہ تڑپ اور دعائیں تھیں۔ تو بہرحال قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے حوالے سے ایک بڑا اچھا پروگرام رہا۔ اُن سے کافی تفصیلی باتیں ہوئیں۔ باتیں کیا ہوئیں اُس تقریر میں، اُس reception میں یہ سب کچھ مَیں نے بیان کیا۔

اسی طرح وہاں کالمار کی کاؤنٹی کے پریذیڈنٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ سکینڈے نیوین ملکوں میں جو پارٹیاں ہیں وہ آپس میں سسٹر پارٹیاں کہلاتی ہیں یا مختلف ملکوں میں بس ایک ہی نام سے چل رہی ہیں اور وہ لوگ ایک دوسرے کو سپورٹ بھی کرتے ہیں۔ تو یہ جو پریذیڈنٹ صاحب تھے یہ بھی موجودہ حکومتی پارٹی کے ممبر ہیں جو اس کے مقابل پر سویڈن میں حکومتی پارٹی ہے۔ بہرحال انہوں نے اپنے اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ یہاں جلسے پر بھی پہلے آ چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں جلسے پر جا چکا ہوں اور جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے اور اس سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔ یہ حقیقی امن کی علم بردار ہے۔

پھر اسی طرح ایک دن پیغام ملا کہ وہاں کے سابق پرائم منسٹر جو ہیں وہ بھی مسجد دیکھنے آ رہے ہیں اور ملنا بھی چاہتے ہیں۔ آج کل ناروے کی ہیومن رائٹس آرگنائزیشن کے صدر ہیں۔ اُن سے بھی اچھی تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔ جماعت کی خدمات اور جماعت کے ساتھ دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے، ان سے یہ ساری باتیں ہوئیں۔

یہ جو مسجد ہے اس کی وجہ سے جو تعارف ہوا اُس کا بھی ذکر کر دوں۔ عالمی دنیا میں ہونے والی تعمیرات سے متعلق جو خبریں شائع ہوتی ہیں، اس کے لئے ایک آن لائن ورلڈ آرکیٹکچر نیوز اخبار ہے۔ اس کو ماہانہ دس یا گیارہ ملین لوگ visit کرتے ہیں۔ اور ان کا ایک ہفت روزہ e.news letter بھی ہے جو 147 ہزار افراد کو ای میل کیا جاتا ہے اور تعمیرات کے حوالے سے دنیا بھر کے جو تعمیر کرنے والے ہیں، سٹوڈنٹ ہیں یا تعمیراتی ادارے ہیں وہ اس کے ممبر ہیں۔ تو اس اخبار نے بھی اور اس ویب سائٹ نے بھی مسجد کی تصویر اور خبر شائع کی کہ شمالی یورپ کی سب سے بڑی مسجد یہاں تعمیر ہوئی ہے اور اس کا افتتاح کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے سربراہ آئے ہیں اور ایک قومی لینڈ مارک ہے۔ اس طرح کی خبر اور اس کے ساتھ ساتھ یہ خبر بھی اُس میں دی گئی کہ مسجد خاص طور پر اس طرح ڈیزائن کی گئی ہے کہ امن کی علامت لگے۔ تو اس لحاظ سے مسجد کے مختصر تعارف کے ساتھ جو میں نے بیان کیا ہے اسلام کے تعارف کی بھی کافی لمبی تفصیل پیش ہوئی۔ پھر sys-con media ہے۔ اس کا انٹرنیٹ ٹیکنالوجی اور میگزین پبلشنگ میں بھی ایک اہم نام ہے۔ اس میں ٹیکنالوجی کی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ اس نے بھی

مسجد کے حوالے سے، پھر احمدیت کی اور اسلام کی تعلیم کے حوالے سے، reception کے حوالے سے اور افتتاح کے حوالے سے اُس میں کافی لمبی خبر دی ہے۔ بلکہ اس نے وہاں نارویجین وزیر دفاع کا یہ حوالہ بھی کوٹ (Quote) کیا کہ وہ کہتی ہیں کہ نئے ناروے کی تعمیر میں ایک کلیدی کردار مذہب کا بھی ہے۔ اس لئے ہمیں ہر ایک کے لئے اپنے دل کھولنے ہوں گے اور ہر ایک کو ساتھ ملانا ہوگا۔ جیسا کہ ہم آج یہاں یعنی ہماری مسجد کی reception میں دیکھ رہے ہیں۔ یہ لکھنے والا اخبار میں لکھتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ قطع نظر اس کے کہ یہ میری عبادت گاہ نہیں ہے مَیں یہاں حقیقی خوشی محسوس کر رہی ہوں۔

پھر مَیں نے وہاں جو نارویجین واقعہ ہوا تھا اُس پر افسوس کا اظہار کیا تھا۔ اُس کی بھی تفصیل اُس نے میرے حوالے سے لکھی۔ ناروے سے پھر ہیمبرگ میں واپسی ہوئی۔ وہاں بھی دو پارلیمنٹیرین تھے وہ ملنے کے لئے آئے۔ ان کی پارلیمنٹ میں اچھی پوزیشن ہے۔ ہیومن رائٹس کے حوالے سے وہ کام کر رہے ہیں۔ اُن سے تفصیلی بات ہوئی تو اُن کو میں نے بتایا کہ ہیومن رائٹس کیا چیز ہیں اور کچھ سوال بھی اُن سے مَیں نے پوچھے۔ کچھ دیر بعد مجھے کہنے لگے کہ جیسا سوال تم پوچھ رہے ہو اس کی تو مَیں تیاری کر کے نہیں آیا۔ اس کے بعد مَیں نے بتایا کہ کس طرح اصل امن دنیا میں قائم کر سکتے ہیں۔ قرآنی تعلیم کیا ہے اور آپ لوگ یعنی بعض مغربی ممالک کیا کر رہے ہیں۔ اس کے بعد باہر جا کے ہمارے جو دو احمدی دوست لے کے آئے تھے، اُن سے کہتے ہیں کہ اس نے تو مجھے سوچنے کے بعض نئے زاویے دیئے ہیں۔ ہماری تو ایک سوچ ہوتی ہے۔ اب ان زاویوں پر مَیں سوچوں گا تا کہ ہمیں پتہ لگے کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے کیا طریقے اختیار کرنے چاہئیں اور ان سے باہر آنا چاہئے جو ہم کر رہے ہیں۔ ان کو بھی میں نے کھل کر کہا تھا کہ ایک طرف وہی طاقتیں ہیں جو امن کا نعرہ لگاتی ہیں اور دوسری طرف وہی طاقتیں ہیں جو لڑنے والوں کو اسلحہ بھی دے رہی ہوتی ہیں۔ اس طرح تو امن قائم نہیں ہوسکتا۔ پھر امن کے نام پر تم لوگ ظلم کرتے چلے جاتے ہو۔ لیبیا وغیرہ کی مثالیں سامنے ہیں۔ بہر حال کچھ نہ کچھ اُن کو سمجھ آ گئی تھی اور مَیں نے کہا کہ قرآنِ کریم کی تعلیم تو یہ ہے کہ جب امن قائم کر جاؤ تو پھر واپس لوٹ آؤ۔ پھر بدلے اور ذاتی اَنائیں اور ذاتی مفادات کی طرف توجہ نہ دو۔ تو یہ قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم ہے جس پر تم عمل کرو گے تو دنیا کا امن قائم ہوسکتا ہے۔ نہیں تو نہیں۔ بہر حال ان کو کچھ نہ کچھ سمجھ آئی۔ انہوں نے کہا کہ میں سوچوں گا بھی اور اپنے حلقے میں بھی یہ باتیں پہنچاؤں گا۔

یہاں سے ایک دن ہم ڈنمارک کا ایک شہر ہے ناکسکو، وہاں بھی گئے تھے۔ وہاں ہمارے البانین اور بوسنین لوگوں کی جماعت ہے۔ تقریباً سو کے قریب افراد ہیں۔ یہاں کوئی پاکستانی نہیں ہے۔ میرے خیال میں تو ان کی خواہش بھی تھی کہ مَیں وہاں آؤں۔ بڑا اخلاص رکھنے والی جماعت ہے۔ اس کا فائدہ بھی ہوا۔ اُن کے بعض تربیتی مسائل تھے اُن کا پتہ چلا۔ بعض گھرانے تو اخلاص و وفا میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ کبھی پہلے ملے نہیں، دیکھا نہیں۔ بچوں سے لے کر بڑوں تک سب سے ملاقاتیں بھی ہوئیں تو وہاں جانے کا بہت فائدہ ہوا۔ ایک رات وہاں گزاری بھی۔ ایک سینٹر ہے جو جماعت نے کچھ عرصہ ہوا وہاں لیا ہے جہاں اب باجماعت نماز اور جمعہ وغیرہ ہوتا ہے۔ اس کو فی الحال تو مسجد کی شکل دی ہے لیکن وہاں کے میئر کا نمائندہ جو ڈپٹی میئر تھے اور کچھ اور پڑھے لکھے لوگ ملاقات کے لئے آئے تھے تو وہاں مَیں نے کہا کہ اگر ہمیں باقاعدہ مسجد کے لئے جگہ مل جائے تو ہم مسجد بنائیں گے۔ اس پر انہوں نے وعدہ تو کیا ہے کہ کوئی وجہ نہیں کہ جگہ نہ ملے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بنائیں گے کیونکہ ہمیں اب پتہ لگ گیا ہے کہ جماعت ایک پُرامن جماعت ہے۔ یہی شہر جس میں چند مہینے پہلے جو سینٹر بنایا گیا یا مسجد کی شکل دی گئی ہے تو اس میں آ کے وہاں کے مقامی لوگوں نے جو اسلام کے خلاف ہیں کچھ پینٹ وغیرہ کئے، کچھ گند وغیرہ پھینکا لیکن بہر حال مقامی انتظامیہ اور پولیس نے کافی ساتھ دیا۔ دشمنی تو وہاں ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا جو پیغام ہے، اسلام کا جو پیغام ہے وہ پہنچ رہا ہے اور پڑھے لکھے طبقہ کو احساس پیدا ہو رہا ہے کہ احمدیت اسلام کی وہ تصویر پیش کرتی ہے جو حقیقی اسلام ہے اور پُرامن اسلام ہے اور اس کا بڑا فائدہ ہوتا ہے اور دوروں کے دوران جب اخبارات بھی خبریں شائع کرتے ہیں تو مزید لوگوں تک وہ پیغام پہنچتا ہے۔

پھر اسی طرح واپسی پر برسلز (Brussels) بیلجیم میں پہلی مسجد جس کا نام بیت المجیب رکھا گیا ہے اُس کا سنگِ بنیاد رکھنے کی بھی توفیق ملی اور انشاء اللہ یہ مسجد بھی امید ہے کہ اب ایک سال میں بلکہ اس سے پہلے ہی مکمل ہو جائے گی۔ اچھی خوبصورت مسجد بن رہی ہے اور یہ بیلجیم کی پہلی مسجد ہوگی۔ وہاں بھی مختلف ممبر آف پارلیمنٹ اور کچھ میئرز آئے ہوئے تھے۔ جس علاقے میں ہمارا پہلے مشن ہاؤس ہے، دلبیکس (Dilbeeks) اس کا نام ہے وہاں کے میئر بھی آئے ہوئے تھے۔ اور کچھ دوسری پارٹیز کے نمائندے بھی تھے۔ تو اُن سب نے اچھے خیالات کا اظہار کیا اور سب نے مسجد کے پروگرام کو، جماعت کی تعلیم کو خوب سراہا، بلکہ میئر نے اپنے تاثرات میں بعد میں ایک تو یہ کہا کہ مجھے اپنی تصاویر دو، اس سارے پروگرام کی سی ڈیز دو، ڈی وی ڈیز دو کہ وہ جماعت احمدیہ کے امن کے اس خوبصورت پیغام اور اس مسجد کو اپنے علاقے کی کونسل اور عوام کو دکھانا چاہتے ہیں اور ان کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں بھی ایسی خوبصورت مسجد اور ماحول کا آغاز جلد ہونا چاہئے۔ دوسرے انہوں نے یہ بھی کہا کہ اُن سے جو میرا خطاب تھا وہ اس تقریب کی کارروائی اپنی کونسل کی آفیشل ویب سائٹ پر چلانا چاہتے ہیں۔

پھر وہاں فؤاد حیدر صاحب جو مراکو کے ہیں اور مسلمان ہیں لیکن برسلز پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور کہا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا خلافت کے بغیر کوئی مستقبل نہیں ہے۔ انہوں نے میرے بارے میں یہ بھی کہا کہ وہ میرے خیالات اور جماعت احمدیہ کا امن اور سلامتی کا پیغام اپنے پیشہ ورانہ دوستوں کو بلا امتیاز چاہے وہ مسلمان ہوں یا دوسرے مذہب والے ہوں، سب کو اور اسی طرح اپنے حلقہ احباب میں شامل دوسرے احباب کو ضرور پہنچائیں گے۔ بلکہ انہوں نے ہمارے مبلغ کو کہا کہ اس ہفتے مجھے آ کے ملیں۔ یہ پہلے بھی مجھے ایک دفعہ مل چکے ہیں۔ بڑے اچھے شریف النفس انسان ہیں اور جماعت سے اچھا تعلق ہے اور بڑے جرأت والے اور آؤٹ سپوکن (Out Spoken) ہیں۔ کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے جانے سے جو اخباروں کی توجہ پیدا ہوتی ہے، ان سیاستدانوں یا لیڈروں کی توجہ پیدا ہوتی ہے، پڑھے لکھے لوگوں کی توجہ پیدا ہوتی ہے تو بہت فوائد ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ ہماری کوششیں ہیں، اصل پھل تو اللہ تعالیٰ نے لگانے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ پھل لگتے چلے جائیں۔ بلکہ ایک اَور علاقے کے میئر بھی وہاں آئے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ اس تقریب میں شامل ہو کر بیحد خوشی ہوئی۔ کہتے ہیں کہ آج ایک منسٹر برائے ایجوکیشن یوتھ پاسکل سمتھ (Pascal Smith) نے ان کے شہر ایک آفیشل دورے پر آنا تھا اور بطور میئر میری وہاں موجودگی ضروری تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میرا اس تاریخی موقع پر جبکہ خلیفۃ المسیح یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس تقریب میں شامل ہونا ہی میرے لئے سب سے اہم اور ضروری کام تھا۔ لہٰذا میں آج آپ کے درمیان موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزا دے۔

پھر ایک علاقے کے ڈپٹی میئر اور کونسلر ہیں، انہوں نے کہا کہ چونکہ اس مسجد کی منظوری کے لئے میں نے جماعت احمدیہ بیلجیم کو اپنا تعاون اور مدد فراہم کی تھی۔ لہٰذا اب میں اس موقع پر (میرا کہا کہ) خلیفۃ المسیح کا خطاب سننے کے بعد بھی بہت خوش ہوں اور یقین کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ میرا جماعت کی مدد اور تعاون کا فیصلہ بالکل درست تھا اور مجھے خلیفۃ المسیح کی یہ بات سن کر بہت خوشی ہوئی کہ یہ مسجد صرف ایک مسجد ہی نہیں بلکہ یہ مسجد بیلجیم اور اس علاقے کے عوام کے لئے امن اور محبت کا ایک نشان اور علامت بھی ہے۔

پس ہر لحاظ سے یہ دورہ بابرکت ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت ڈالی۔ بیلجیم میں ایک طبقہ جو اسلام کے خلاف ہے انہوں نے کچھ دن پہلے علاقے میں شدید اشتہار بازی کی تھی کہ اس مسجد کو نہیں بننے دینا چاہئے اور پھر جلوس کی تاریخ مقرر کی، دو دن پہلے جلوس نکالا تھا۔ ہفتے کو بنیاد رکھی گئی۔ جمعرات کو جلوس تھا۔ لیکن پھر جلوس میں اس دن تو کوئی چند لوگوں کی معمولی تعداد شامل ہوئی اور کسی نے توجہ نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا ماحول کو پھیرا ہے کہ وہاں کی انتظامیہ کو جو فکر تھی، بالکل غائب ہوگئی۔ بہر حال یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”ہماری کوششیں تو بچوں کا کھیل ہے۔ نہ لوگوں کے دلوں سے ہم وہ گند نکال سکتے ہیں جو آجکل دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے، نہ کمال محبتِ الٰہی کا اُن کے اندر بھر سکتے ہیں۔ نہ اُن کے درمیان باہمی کمالِ اُلفت پیدا کر سکتے ہیں جس سے وہ سب مثل ایک وجود کے ہو جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہؓ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے۔ هُوَالَّذِیْ اَیَّدَکَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ۔ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ۔ (الانفال:63-64) وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے اور مومنوں سے تیری تائید کی اور ان کے دلوں میں ایسی اُلفت ڈالی کہ اگر تو ساری زمین کے ذخیرے خرچ کرتا تو بھی ایسی الفت پیدا نہ کرسکتا، لیکن خدا نے ان میں یہ الفت پیدا کر دی۔ وہ غالب اور حکمتوں والا خدا ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے۔ آئندہ بھی اسی پر توکل ہے۔ جو کام ہونے والا ہوتا ہے اس میں خدا تعالیٰ کے فضل کی روح پھونکی جاتی ہے۔ جیسا کہ باغبان اپنے باغ کی آبپاشی کرتا ہے تو وہ تر و تازہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے۔ جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں ان کے درمیان چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ برہمو تھوڑے دن تک ترقی کرتے کرتے آخر رک گئے اور دن بدن نابود ہوتے جاتے ہیں کیونکہ ان کی بنا صرف انسانی خیال پر ہے“۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 333-332۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے اس نے ترقی کرنی ہے اور کرتی چلی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی جو بھی معمولی سی، حقیر سی کوششیں ہیں وہ کرنے کی توفیق دے تا کہ ہم اس ثواب میں حصے دار بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکتیں ڈالے اور ہمیں ان ترقیات کے نظارے بھی دکھائے۔

نماز کے بعد مَیں آج ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام قادر صاحب آف کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ کا ہے۔ 4/اکتوبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ بطور صدر لجنہ کھیوہ باجوہ لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ تہجد گزار خاتون تھیں، صوم صلوۃ کی پابند، قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والی۔ بچوں کو نمازوں کا پابند اور قرآنِ کریم کی تلاوت کا عادی بنایا اور ہمیشہ کوشش رہتی تھی۔ موصیہ تھیں۔ ان کے ایک بیٹے محمد اقبال صاحب ہیں جو مڈغاسکر میں ہمارے مبلغ ہیں۔ یہ جنازے میں بھی شامل نہیں ہوسکے۔ ان کی نمازِ جنازہ غائب انشاء اللہ نماز کے بعد پڑھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

☆☆☆

قربانی پر اعتراض کیوں؟

(تنویر احمد ناصر۔نائب مدیر ہفت روزہ بدر قادیان)

پنجابی روزنامہ جاگرن نے اپنی 31 اکتوبر 2011 کی اشاعت میں کچھ پاکستانی NGO's کے حوالے سے لکھا کہ ''عیدالضحیٰ'' کے موقعہ پر کچھ پاکستانی ایک بار پھر لوگوں کو منانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ ملک میں تہوار کے نام پر لاکھوں جانوروں کی قربانی نہ دی جائے ...... بینا احمد اور فرح خان نے مغربی ملکوں میں سے ایشیائی مسلمانوں کو ویب سائٹ پر لکھا ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ سائنسی اور اخلاقی ترقی حاصل کریں عیدالضحیٰ کا مقصد ہمیشہ بنا رہے گا......

انہوں نے کہا کہ جانوروں کو بھی اللہ نے ہی بنایا ہے اور ان کو مارتے وقت ان پر ہونے والے ظلم کے بارے میں بھی سوچنا چاہیئے ۔ جانوروں کو کھانے کیلئے پالنے سے ماحول کو بھی نقصان پہنچتا ہے اور گوشت کھانا انسان کیلئے فائدے مند نہیں ہوتا۔ یہی نہیں اسلام میں گوشت کے کھانے کی ضرورت کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا۔اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے''۔

اس ضمن میں مختصراً عرض ہے کہ حیرت کی بات ہے کہ یہ مسئلہ مسلمانوں کی طرف سے اُٹھایا گیا ہے۔ جہاں تک سائنسی اور اخلاقی ترقی حاصل کرنے کا تعلق ہے تو اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ یہ ہر مسلمان بلکہ ہر انسان پر فرض ہے اور قرآن مجید نے اس پر بہت زور دیا ہے اور یہاں تک فرمایا کہ جو قربانیاں تم کرتے ہو ان کا گوشت اور خون خدا تک نہیں پہنچتا بلکہ اس کے پیچھے جو تقویٰ کی روح کارفرما ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ تک پہنچتی ہے (سورۃ الحج آیت 38) لیکن اس سے کہیں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قربانی کا طریقہ جو ابراھیمی قربانی کی یاد میں جاری ہے وہ غلط ہے۔ اسلام میں عیدالضحیٰ کے موقعہ پر قربانی اس وقت سے رائج ہوئی جب حضرت ابراہیمؑ اپنے ایک خواب کی بنا پر اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کیلئے تیار ہوگئے اور انہوں نے اُنہیں زمین پر اوندھے منہ لٹا لیا۔اور جب چھری چلانے لگے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ اے ابراھیم تو اپنی خواب پوری کر چکا ہے (الصفت 105-106)

(یعنی اب اس ظاہری طور پر لڑکے کی قربانی کی ضرورت نہیں) تب آپ نے اپنے بیٹے کی جگہ ایک مینڈھا قربان کیا اور اسی قربانی کی یاد میں آج تک اسلام میں قربانی کا طریقہ رائج ہے۔اور خاص طور پر قرآن مجید میں اس بات کا ذکر ہے کہ حج کے موقعہ پر مسلمان اپنی قربانیاں خدا کے حضور پیش کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

ترجمہ''اور ہم نے ہر اُمت کیلئے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے تاکہ وہ اللہ کا نام اُس پر پڑھیں جو اُس نے انہیں مویشی چوپائے عطا کئے ہیں پس تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ پس اُس کیلئے فرمانبردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دے۔''

اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ میں شامل کر دیا ہے اُن میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔ پس ان پر قطار میں کھڑا کر کے اللہ کا نام پڑھو۔پس جب (ذبح کرنے کے بعد) ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں تو ان میں سے کھاؤ اور قناعت کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اور سوال کرنے والوں کو بھی۔اسی طرح ہم نے انہیں تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ (الحج 35-37)

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ قربانی کے جانوروں کو بھی اللہ نے بنایا ہے اس لئے اُن کو ذبح کرنا ظلم ہے۔تو اس ضمن میں عرض ہے کہ صرف قربانی کے جانوروں کو ہی نہیں بلکہ ہر جاندار کو اللہ تعالیٰ نے ہی بنایا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے جانداروں کو پیدا کر کے ان کے بارے میں قانون قدرت بھی بنایا ہے ۔ انہوں نے سائنس کی بات کی ہے ۔ سائنس میں ایک ٹرم استعمال ہوتی ہے جسے فوڈ چین کہا جاتا ہے جس کے مطابق سورج کی گرمی سے پودے پیدا ہوتے ہیں جن کو گائے بھینس بکری ہرن وغیرہ کھاتے ہیں اور ان جانوروں کو شیر چیتا وغیرہ کھاتے ہیں۔اسی طرح بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھاتی ہیں گھاس کھانے والے جانوروں اور گوشت خور جانوروں میں ایک بہت بڑا فرق یہ نظر آتا ہے کہ گھاس کھانے والے جانور فطرتاً کمزور اور بزدل ہوتے ہیں۔ چنانچہ بھینس چاہے جتنی طاقت ور ہو وہ شیر کے مقابل پر فوراً بھاگ کھڑی ہوگی۔ اسی طرح گوشت خور درندے چاہے جتنا بھی ان کا پیٹ بھرا ہوا کسی جانور کو دیکھ کر ان کی طبیعت فوراً اس کا شکار کرنے کی طرف مائل ہوگی۔ یعنی گھاس کھانے والے انتہائی بزدل اور گوشت کھانے والے جانور انتہائی بے رحم ۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے انسان پیدا کئے اور انہیں تمام مخلوقات سے اعلیٰ اور افضل بنایا اور اس میں رحم اور انتقام دونوں جذبے رکھے اور موقعہ اور محل پر ان دونوں خصلتوں کا استعمال کرنے کی انہیں عقل سلیم عطا کی۔

غرض یہ کہ جب یہ نظام ہمیں جنگل کے چھوٹے بڑے سب جانوروں میں نظر آتا ہے کہ ہر بڑی چیز کی بقا کیلئے چھوٹی چیز کو قربان کر دیا جاتا ہے۔تو انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے اُس کیلئے تو یہ نظام بدرجہ اولیٰ کارفرما ہونا چاہئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی زندگی میں بہت سے ایسے مواقع آتے ہیں جب انسان کو ایک بڑی جان کے بچانے کیلئے چھوٹی جان کی قربانی دینی پڑتی ہے۔مثلاً بعض اوقات وضع حمل کے وقت کیس بگڑ جاتا ہے اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ہم ماں اور بچے میں سے کسی ایک کو بچا سکتے ہیں تو سمجھدار شوہر اور اس کے گھر کے بڑے افراد فوراً کہتے ہیں کہ ماں کو بچا لو کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر ماں صحیح سلامت رہی تو بچے تو اور بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔اسی طرح زخموں وغیرہ میں کیڑے پڑ جائیں تو ڈاکٹر بجائے ٹانگ کاٹنے کے کیڑوں کو مارنے کی دوا دیتے ہیں۔ اسی طرح فصلوں کو بیماری سے بچانے کیلئے معصوم اور بے قصور کیڑوں کو زہریلی دوائیوں سے مارا جاتا ہے۔دہی کے اندر اربہا ارب کیڑے ہوتے ہیں پانی کی ایک بوند میں لاکھوں کیڑے یا بیکٹیریا ہوتے ہیں۔

اب یہ کیا کہ جب اپنی جان بچانے یا پیٹ بھرنے کیلئے چھوٹے جانداروں کو قربان کیا جائے تب تو کوئی آواز نہ اُٹھے اور کوئی تنظیم سامنے نہ آئے مگر جب بات اسلامی قدروں اور روایات کی ہو تو اس پر ظلم ظلم کی دہائی مچائی جائے کیا یہ دوغلا ردعمل نہیں؟ اس بارے میں ضرور غور کرنا چاہئے۔

اور پھر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اس ضمن میں خالق کل نے کیسا اعلیٰ توازن قائم فرمایا ہوا ہے۔ دنیا میں بے شمار ایسے جانور ہیں جن کو قربان نہیں کیا جاتا جیسے کنگارو، ٹائگر ہرن، چمپینزی وغیرہ لیکن ان کی نسلیں نایاب ہونے کی کگار پر ہیں۔ ٹائگر تو پوری دنیا میں صرف 1400 کی تعداد میں ہیں اور عالمی طور پر ان جانوروں کو جانی حفاظت فراہم کی ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود یہ کم ہوتے جا رہے ہیں اور بہت سے جانور تو نایاب ہو چکے ہیں اور ان کو اب صرف تصویروں میں ہی دیکھا جا سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ قربانی کے جانور باوجود اس کے کہ ہر سال عید قربان یعنی عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر کروڑوں کی تعداد میں ذبح ہوتے ہیں پھر بھی ان کی تعداد میں ہر سال اس سے کئی گنا زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے اور ان جانوروں کو عالمی طور پر کوئی ایسا خطرہ بھی لاحق نہیں کہ نایاب ہو جائیں۔اس سے معلوم ہوا کہ ان جانوروں کی قربانی دینا فطرت کے قانون کے بھی خلاف نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بھی عجیب شان ہے کہ جن جانوروں کی حفاظت کیلئے بڑے بڑے طاقت ور ملکوں کی حکومتیں کوشاں ہیں وہ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ان جانوروں کی تعداد میں ہونے والی کمی کو روک نہیں پا رہے اور روز بروز ان کی تعداد گھٹتی جا رہی ہے۔لیکن جن جانوروں کو ہر سال عید کے موقعہ پر قربان کیا جاتا ہے ان کی تعداد میں ہر سال دوگنے سے بھی زیادہ کا اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ جانور پھل پھول رہے ہیں اس خدائی اشارے کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ کہا گیا کہ جانوروں کو کھانے کیلئے پالنا ماحول کیلئے نقصان دہ ہے اور اس کا گوشت انسان کیلئے فائدے مند نہیں یہ بات بھی سائنسی قوانین کے خلاف ہے دنیا میں لاکھوں ایسی فرمیں ہیں جو جانوروں کو ان کا گوشت فروخت کرنے کیلئے پالتی ہیں اور اس سے ماحول میں کوئی بھی خرابی واقع نہیں ہوتی

اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ اگر محض دودھ دہی، گھی وغیرہ ہی کیلئے جانوروں کو پالا جائے تو پھر تو ان کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہو جائے گا کہ یہ خود ایک عالمی مسئلہ بن جائے گا اور ان کو سنبھالا نہ جا سکے گا اور اس کے نتیجہ میں ماحول میں آلودگی بہت زیادہ بڑھ جائے گی چنانچہ دنیا کے مختلف ممالک میں جہاں اس قسم کی پابندیاں ہیں اور بعض جانوروں کو جانی تحفظ دیا گیا ہے اس کے نتیجہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اردگرد آوارہ گھوم گھوم کر ایک طرف جہاں معاشرے کو آلودہ کرتے اور گندگی ڈالتے ہیں وہیں انسانوں کیلئے بھی خطرہ بنے ہوئے ہیں ۔آئے دن اس کے نتیجہ میں حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ اس بارے میں بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ ایسے میں گوشت کھانے کے نتیجہ میں جو طبی فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ حاصل نہ ہو سکیں گے۔طبی طور پر یہ بات مسلم ہے کہ گوشت انسانی جسم کی صحت و نشو و نما کیلئے بہت ضروری ہے اور بعض معاملات میں تو ڈاکٹر گوشت کھانے کی خصوصی تاکید کرتے ہیں اور یہ کوئی گناہ کی بات نہیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو بڑے بڑے رشی منی اوتار سختی سے گوشت کھانے یا جانوروں کا شکار کرنے سے منع کرتے مگر دیگر مذاہب سے ثابت ہے کہ گزشتہ زمانہ میں اللہ کی طرف سے آنے والے اوتار بھی شکار کیا کرتے تھے چنانچہ راجہ رام چندر جی کا سیتا جی کے کہنے پر ہرن کے شکار پر جانا والمیکی رامائن سے ثابت ہے۔اسی طرح راجہ دشرتھ اور دیگر راجے رجواڑے اور اسلامی حکومتوں کے بادشاہ اور سربراہ بھی شکار کھیلا کرتے تھے اور ہیں۔

اب یہ کیا منطق ہے کہ تفریح کی خاطر تو شکار کو جائز ٹھہرایا جائے اور جب انسانی ضرورت یا مذہبی قدروں کی بجا آوری کی خاطر جانور ذبح کئے جائیں تو شور ڈالا جائے کہ یہ ظلم ہے اسے روکا جائے جبکہ قربانی کے جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے کہ خود بھی کھاؤ اور جو غربت کے مارے ہیں ان کو بھی کھلاو۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ'' تاکہ وہ وہاں پر اپنے فوائد کا مشاہدہ کر سکیں اور چند معروف دنوں میں اللہ کے نام کا ذکر بلند کریں اس احسان پر کہ اس نے مویشی چوپایوں کے ذریعہ انہیں رزق عطا کیا ہے پس ان میں سے خود بھی کھاؤ اور محتاج ناداروں کو بھی کھلاؤ''

(الحج 29)

غرض یہ کہ قرآن مجید قربانی کے گوشت کو غربا میں تقسیم کرنے کی طرف بہت سختی سے تاکید کرتا ہے اور غربا کی بھوک کی حالت میں امداد کی تلقین کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ اے مسلمانو تمہارے اموال میں سائل اور محروم کا بھی حق ہے۔(الذاریات 20) اور غرباء کی خبر گیری کرنے کے نتیجہ میں بڑی بڑی روحانی ترقیات کی بشارات دیتا ہے (بلد 15) اور جو کسی مسکین کو کھانا کھلانے کی لوگوں کو ترغیب تک نہیں دیتا اُس کیلئے ہلاکت کی خبر دیتا ہے۔ (الماعون)

اور یہی نہیں کہ حج کے موقعہ پر قربانی کر کے صرف اس کے گوشت کے کھانے کا حکم ہی دیتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اصلاح نفس کی بھی ترغیب دیتا ہے۔ اور تقویٰ اختیار کرنے اور فسق و فجور سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیوں کی قدر کرتا ہے اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔اس تمام بیان اور اُوپر درج کی گئی آیت سے واضح ہو جاتا ہے کہ صحت نیت اور نیکیاں بجا لاتے ہوئے کی جانے والی قربانی ہی خدا کے حضور قبول ہوگی۔

(باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں)

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ 2

ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ ہم دھرم کے نام پر ایک دوسرے سے الجھ جاتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب آپس میں بیٹھ کر دھرم کو سمجھیں۔ دھرم کے اصول ایک انسان کو دوسرے انسان سے نفرت کی اجازت نہیں دیتے۔ سب انسانوں کو برابر ماننے سے ہی آپسی پیار اور امن پیدا ہو سکتا ہے۔

آج کا دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ انٹرنیٹ نے دنیا کو چھوٹا کر دیا ہے۔ اس دنیا میں ہمیں آپس میں پیار اور محبت سے رہنا چاہئے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہم ایک دوسرے کے بارے میں علم حاصل کریں۔ مختلف دھرموں کے راستوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ہمیں ایک دوسرے کے خیالات کا احترام کرنا چاہئے اور یہی ہمیں خدا کے راستے تک لے جائے گا۔

آپ نے کہا کہ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اسلام میں عورت کو ایک اعلیٰ مقام دیا گیا ہے۔ آج عورتوں کا حال خراب ہے اور اس مسئلے کو مذہبی رہنما ہی حل کر سکتے ہیں۔ مذہبی اداروں کی بھی ذمہ داری ہے آج مغربی ممالک میں مذہب کے اعتبار سے پروفائلنگ کی جاتی ہے سیکورٹی کے نام پر پاسپورٹ پر نام دیکھ کر سائڈ کر دیا جاتا ہے۔ ان لوگوں میں ہمارے مذہب کے تئیں لاعلمی ہے۔ ہمیں مل جل کر اپنے اور دوسروں کے بنیادی حقوق کیلئے آواز اُٹھانی چاہئے۔ آخر میں ننکانہ صاحب سے آیا ہوا پرشاد بی بی صاحبہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

سوامی شانتا نند جی دھلی۔ راما کرشنا مشن دھلی۔

آپ نے اپنے خطاب میں شانتی منتر پڑھا کہ اے خدا مجھے اندھیرے سے روشنی میں لے چلو۔ آپ نے کہا کہ میں دہلی میں قرآن نمائش میں آیا تھا بہت اچھا لگا۔ اس وقت میں نے یہ عہد کیا کہ میں قادیان جاؤں گا آپ نے بتایا کہ ہم اسلام سے کہاں نزدیک ہیں۔ سچ ایک ہے لیکن اس کی تشریح الگ ہے ہمیں دنیا میں اچھا انسان بننا چاہئے۔ مذہب تو اس کے بعد آتا ہے۔ مذہب آپ کو اچھا بنانے میں مدد کر سکتا ہے۔ مذہب نفرت نہیں سکھاتا۔ میں ایسے مذہب کو مذہب نہیں مانتا دنیا میں جہاں بھی اچھے لوگ ہیں وہاں جاتا ہوں اور ان سے اچھی باتیں سنتا ہوں۔ اور اسی لئے آج میں یہاں آپ کے پاس آیا ہوں۔ میں جہاں جاتا ہوں وہاں اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ مذہب ایک راستہ ہے جو مختلف سمتوں سے ہوتے ہوئے ایک منزل کی طرف لے جاتا ہے۔ ہم سب خدا کو مانتے ہیں اس کے نام الگ الگ ہیں ہماری زبانیں الگ الگ ہیں مگر مقصد سب کا ایک ہے۔

آپ نے بتایا کہ جب دنیا میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے مصلح آتے ہیں اور لوگوں کو سیدھے راستے پر بلاتے ہیں۔ میں احمدیہ جماعت کی بہت تعریف کرتا ہوں جو اس قدر عظیم مقصد کو لیکر چل رہی ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا کے تمام مذاہب کی عزت کرتی ہے۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے آپ کو اعزاز بخشا۔

اس کے بعد **فادر سمنت رائے امرتسر** جو کہ نارتھ انڈیا میں بشپ کے عہدے پر خدمت بجالا رہے ہیں نے خطاب کیا آپ نے بتایا کہ مجھ سے پہلے جو کچھ پیار اور محبت کے بارے میں بتایا گیا ہے میں اس سے الگ کچھ نہیں کہوں گا۔ آپ نے بائیبل سے کچھ آیات پڑھیں آپ نے کہا کہ ہم سب یہ کہتے ہیں ہم سب ایک ہیں میں کہتا ہوں کہ ہم سب ایک نہیں ہیں کیونکہ ہمارے خیالات ایک نہیں۔ جب ہمارے خیالات ایک ہوں گے تو ہم سب بھی ایک ہو جائیں گے اگر ہمارے دل میں پیار ہے تو ہم ایک دوسرے کا قتل کیوں کرتے ہیں یعنی ہمارا پیار عملی طور پر نہیں ہے۔ ہمیں اپنے پیار کو ایک دوسرے کے ساتھ بانٹنا چاہئے ورنہ ایسے پیار کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ نے بتایا کہ ہم خدا کے لوگوں کے ذریعہ خدا کو دیکھتے ہیں خدا جیسے ہم سب کو روزی دیتا ہے پیار کرتا ہے تو ہمیں بھی اسی طرح ایک دوسرے سے پیار کرنا چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے کے مذاہب کو بُرا نہیں کہنا چاہئے۔ اگر ہم کسی کو مکان بنا کر نہیں دے سکتے تو ہمیں کسی کی جھونپڑی توڑنے کا کوئی حق نہیں۔

ہمیں ضرورت مندوں کی مدد کرنی چاہئے تا کہ ہمارے سماج میں بدلاؤ آئے۔ جب تک ہم ایک نہیں ہوتے ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ پیار ایک دوسرے کو جوڑتا ہے اور یہ خدمت خلق کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہمیں قربانی بھی دینی ہوگی کیونکہ پیار قربانی مانگتا ہے ایک دوسرے کے مذہبی رہنماؤں کو بلانا ایک مثال ہے دوسرے مذاہب کو بھی اسی طرح ایک دوسرے کے مذہبی رہنماؤں کو بلانا چاہئے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے اقدام کی تعریف کی۔ آپ نے جو باتیں ہمیں ایک دوسرے سے توڑتی ہیں انہیں ترک کرنا ہوگا اور جوڑنے والی باتوں کو اختیار کرنا ہوگا۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے آپ کو اعزاز عطاء فرمایا۔

کیپٹن بلبیر سنگھ باٹھ۔ کیبنٹ منسٹر پنجاب۔

آپ نے بتایا کہ حضرت مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ اس جلسہ میں وہ لوگ شامل ہوں گے جو اللہ کو پیار کرتے اور مانتے ہیں میں اسلئے اس بات سے خوش ہوں کہ میں بھی اس جلسہ میں شامل ہوں اور خدا کو مانتا ہوں۔

آپ نے فرمایا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جماعت کو بخوبی آگے لے جا رہے ہیں اور میں جماعت احمدیہ کو اس بات کی مبارک باد دیتا ہوں۔ فرمایا جس طرح بڑی مضبوط دیواریں زمانہ کے گزرنے کے ساتھ بوسیدہ ہو کر گرنے لگتی ہیں تب ان کی مرمت کی جاتی ہے اسی طرح جب مذاہب میں گراوٹ آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلح آتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب بھی ایسے ایک مصلح ہیں جو اس قادیان کی بستی میں پیدا ہوئے۔

فرمایا محمد صاحب کا میں بہت قائل ہوں آپ نے تعلیم کے حصول کو بہت اہمیت دی۔ جماعت احمدیہ ایک عظیم جماعت ہے۔ آخر میں صدر جلسہ نے آپ کو اعزاز دیا۔

سنت بابا بلکار سنگھ صاحب ڈیرہ بابا سبحان پور

آپ کے ساتھ ٹی وی چینل پنجاب پلس کے مالک رشی گرگ صاحب بھی آئے تھے سنت صاحب نے کہا کہ ہمارے اندر کتنا سچ ہے کتنا پیار ہے تیاگ ہے یہ ہمارے پہراوے سے نہیں پہچانا جا سکتا بلکہ یہ ہمارے اندر ہے۔ آپ نے عورت کے احترام کی بات کی۔ عورت کے کئی رنگ ہیں وہ ماں بہن بیوی بیٹی ہے اور عورت کے بغیر ہمارا نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ سو کیوں مندا آکھیئے جس جمے راجان"۔

آپ نے مذہبی تنگ ظرفی کے متعلق بتایا کہ ہم ابھی بھی اپنے اپنے مذاہب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہم سب اپنے اپنے مذہب کا نام لیتے ہیں اگر ہم سچ کا دامن تھام لیں تو تمام مشکلات سے پار ہو سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنی چاہئے۔ بدعنوانی، دنگے اور فساد سے بچنا چاہئے۔ اس وقت الیکٹرانک دور ہے۔ آج عورت ہر جگہ آگے آ رہی ہے۔ اگر ہم ان آیتوں، شلوکوں پر یقین کر لیں ان کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑیں تو اس سے دوری ختم ہو جاتی ہے۔ انسان کبھی کمزور نہیں ہوتا۔ اس کی عادتیں اسے کمزور کرتی ہیں۔ انسان اپنی محنت سے سب کچھ بن سکتا ہے تمام پیغمبروں کے پیغام کو اپنی جھولی میں ڈالنا ہوگا۔ گرونانک دیو جی مہاراج نے ہاتھ سے کام کرنے اور خدا کو پانے کا پیغام دیا۔ آخر پر صدر جلسہ نے آپ کو اعزاز عطا فرمایا۔

گیانی کرنیل سنگھ غریب:

آپ نے فرمایا مجھے خوشی ہے دنیا کے اندر 120ویں بار ہم تمام مذاہب کا نچوڑ حاصل کرنے کی کوشش کرنے کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ یہ سرودھرم جلسہ ایک پاکیزہ لہر کی طرح ہے اور ہم سب کو پیاسوں کی طرح اس میں سے چونچ بھرنی چاہئے اپنے جسم کو دھونا چاہئے۔ تا کہ ہماری شدت پسندی دور ہو سکے۔

فرمایا جس مذہب کے اندر لالچ، نفرت، شدت پسندی کے خلاف تعلیم ہو وہ ساری دنیا کو اپنی باہوں میں لینے کی طاقت رکھتا ہے۔ آپ نے انسانیت کی بھلائی کیلئے آنے والے مصلحین کو قبول کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ ایسے لوگوں کی تعلیم کو اپنی باہوں میں سمیٹنے کی ضرورت ہے۔

آپ نے گلوبل وارمنگ، گریزنگ اور پولوشن کی بات کی اور کہا کہ یہ بہت بڑے مسائل ہیں ان پر گفتگو کرنی چاہئے اور اس سلسلہ میں اپنی آواز کو بلند کرنا ہوگا۔ محترم صدر جلسہ نے موصوف کو اعزاز عطا فرمایا۔

ڈاکٹر گور چرن جیت سنگھ باٹھ۔ ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ آف گورو نانک دیو یونیورسٹی

آپ نے اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا آپ نے بتایا کہ مجھے ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور یہاں قادیان میں میرے احمدی بھائیوں نے مسجد میں میرے لئے دُعا کی اور اللہ کے فضل سے میں شفایاب ہوا اس بات کیلئے میں جماعت کا احسان مند ہوں۔ محترم صدر جلسہ نے آپ کو اعزاز عطا فرمایا:

اسی طرح مہنت رام پرکاش داس جی ہماچل پردیش کو بھی صدر جلسہ نے اعزاز بخشا۔

سوامی کرتی کمار ایے ویاس گجرات احمد آباد۔

آل انڈیا صدر راجیو گاندھی بریگیڈ گجرات مہاراشٹر۔ ایم پی۔ گجرات۔ راجستھان میں کانگریس کی طرف ڈسپلن ایکشن کمیٹی کے صدر۔

فرمایا

ہم سے تو پرندے اچھے جن کے من میں ایک سمان
ہندو مسلم سکھ عیسائی مل کر بنیں انسان
خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
جو بشر رحم کرتا نہیں بشر پر

آپنے پاکستان اور دنیا بھر سے آئے ہوئے مہمانان کرام کا استقبال کیا۔ فرمایا میں اس جگہ محسوس کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا میں کہیں جنت ہے تو وہ قادیان ہے۔ گجرات میں جماعت احمدیہ کی خدمات قابل تعریف ہیں۔ زلزلہ اور باڑھ کے موقعہ پر جماعت نے نہایت قابل تحسین خدمات انجام دیں۔ آپ نے گجرات کے مبلغ مکرم فضل الرحمن بھٹی صاحب کی مساعی کی تعریف کی۔ آپ نے کہا کہ میں جماعت کو گجرات میں بھی ایسے پرامن جلسوں کے انعقاد کی دعوت دیتا ہوں۔ آپ نے یقین دلایا کہ میں حکام سے گذارش کروں گا کہ وہ ہندوستان بھر میں ایسے جلسوں کے انعقاد کی اجازت مرحمت فرمائے۔ آخر پر آپ نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر محترم صدر صاحب نے آپ کو اعزاز عطا فرمایا۔

سنت بابا دلجیت سنگھ جی جالندھر

آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے یہ نہایت قابل تحسین اقدام کیا ہے آج ہم سب میں بہت سے اختلافات ہیں لیکن ہمیں یہ جاننا چاہئے کہ ان اختلافات کے باوجود ہمیں ایک ہی منزل کی طرف جانا ہے۔ دوبارہ اس دھرم سمیلن میں شامل ہونے پر ہمیں بہت خوشی ہے آپ کی تعلیم بہت اچھی ہے ہمارا

جسم تمام دھرموں کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ کوئی ہندو ہے کوئی مسلمان لیکن ہمیں یہ دھیان رکھنا چاہئے کہ ہمیں ان دھرموں سے سیکھنے کے لیے کیا ملا۔

آپ نے گوروگرنتھ صاحب کے حوالے سے بتایا کہ سب سکھن کو حکم ہے گرو مانیو گرنتھ۔ یعنی تمام انسانوں کو یعنی سیکھنے والوں کو گرنتھ کو اپنا گرو ماننا ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ گروگرنتھ صاحب میں تمام مذاہب کی بات کی گئی ہے اس میں تمام مذاہب کے رشیوں منیوں کا کلام درج ہے۔

آپنے بتایا کہ ہمیں مذہب سے آگے نکل کر انسانیت کی سیوا کرنی چاہئے آپ نے جماعت احمدیہ کے اس اقدام کو سراہا۔ آپ نے بتایا کہ آج ہم کہتے ہیں کہ وہ ہندو ہے وہ مسلمان ہے وہ عیسائی ہے وہ سکھ لیکن جب خدا انسان کو بنا رہا تھا اُس وقت یہ مذہب نہیں تھے اس لئے مذہب بعد کی بات ہے پہلے انسانیت ہے۔ آج ہم اس جگہ جس نعرے کو لے کر چلے ہیں باہر جا کر بھی ہمیں اس کو اپنے اندر قائم رکھنا ہوگا۔ آخر میں صدر جلسہ نے آپ کو اعزاز عطا فرمایا:

سنت بابا سنتوکھ سنگھ جی امرتسر

آپ نے اپنے خطاب میں حضرت محمدؐ اور گرونانک کے پیروکار مسلمانوں کو قادیان کے اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے کیلئے مبارک باد پیش کی۔ آپ نے فرمایا کہ بڑی خوشی ہوتی ہے جب دیکھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت انسانیت کا پیغام دیتی ہے۔ یہ جماعت سب کو ایک جیسا پیار اور احترام دیتی ہے ہم سب کو بھی اسی طرح کرنا چاہئے ہمیں ایک دوسرے کی برائیوں کی تلاش میں نہیں رہنا چاہئے بلکہ اچھائیوں کو تلاش کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو سدھارنا چاہئے۔

بابا فرید جی فرماتے ہیں:۔

ہمیں سب مذہب کے لوگوں کو اپنا بھائی ماننا ہوگا۔ آپ نے گرنتھ صاحب کے شلوکوں سے مسلمان کی پہچان اور تعریف بیان کی اور کہا کہ ہمیں انسانیت کی بھلائی کے لئے اقدام کرنے چاہئیں۔ آخر پر محترم صدر صاحب نے آپ کو اعزاز بخشا۔

اسی طرح محترم گریندر پال سنگھ گورا ممبر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کو بھی صدر جلسہ نے اعزاز بخشا۔ سوامی سورج پرکاش جی ہوشیار پور کو بھی اعزاز عطا کیا گیا۔

سنت بابا سکھدیو سنگھ جی بیدی گھمان والے گورونانک جی کی سولھویں نسل۔

آپ نے اپنے خطاب میں یہ شعر پڑھا۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

پھر فرمایا آپ لوگوں کو دیکھ کر بہت سکون ملتا ہے۔ اللہ آپکی جماعت کو ترقی اور کامیابی دے

آپ نے موجودہ دور میں ہونے والی تبدیلیوں اور مذہبی نفرت کا ذکر کیا اور کہا کہ آج ہمیں آپسی پیار اور محبت کی ضرورت ہے اور آج امن اور پیار ایک اسٹیج پر ہی حاصل ہوسکتا ہے آپنے گورونانک جی کا شلوک پڑھا۔

اول اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے
ایک نور سے سب جگ اپجیا کون بھلے کو مندے

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے دنیا کو یہ ماٹو دیا کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔ آج ہمیں پیار کے اس پیغام کو گھر گھر میں پہنچانا ہے۔ آپ نے بتایا کہ گورونانک دیو جی کا تعلق ہر مذہب سے ہے کوئی بھی مذہب ہمیں آپس میں نفرت نہیں سکھاتا آخر میں آپ نے کہا کہ آؤ سب مل کر انسان کو انسان سے محبت کرنا سکھائیں ہمیں دوسرے مذہب کی برائیاں بیان کرنے کی بجائے اپنے مذہب کی اچھائیاں بیان کرنی چاہئیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے آپ کو اعزاز بخشا۔

جناب انوراگ سود جی سدبھاونا کمیٹی ہوشیار پور کو بھی صدر جلسہ نے اعزاز بخشا۔

28 دسمبر 2011

جلسہ سالانہ قادیان کا تیسرا دن

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم چودھری حمید اللہ صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نظم مولوی عطاء اللہ نصرت صاحب قادیان نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر زیر عنوان ''اسلام کی نشاۃِ ثانیہ خلافت علیٰ منہاج نبوت سے وابستہ ہے'' محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید قادیان نے کی۔

آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں ضرورت انبیاء ورسل کا تذکرہ کرتے ہوئے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا مفصل ذکر فرمایا۔ اور نشاۃِ ثانیہ کیلئے دیگر مسلمانانِ کرام کی بے قراری اور انتظار انہیں کے اقوال و تحریرات کے حوالہ سے بیان فرمایا۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت کا تذکرہ فرمایا۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں آپؑ کا دعویٰ پیش فرمایا۔ آپ نے حدیث کے حوالہ سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی پیشگوئیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب یہ سارے حالات پیش ہوں تو امام الزمان اور اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا ظہور ہوگا۔ آپ نے سورہ نور کی آیت استخلاف کے حوالہ سے خلافت علیٰ منہاج نبوت اور قیام خلافت کے وعدۂ الٰہی کے متعلق بیان فرمایا:

بعدہ نظم مکرم کے راشد احمد صاحب مربی سلسلہ قادیان نے پیش کی بعد ازاں بعنوان ''فیضان ختم نبوت'' تقریر محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے فرمائی۔ آپ نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر 41 کی تلاوت فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہی وہ آیت ہے جو فیضان ختم نبوت ہے اور یہیں پر دیگر علما نے غلطی کھا کر اس کے غلط معنی کر کے آنحضرت ﷺ کے مقام و مرتبہ کو نیچا دکھایا ہے۔

اس کے بعد مکرم شیخ فاتح الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلام میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔

تعارفی تقاریر مبلغ صاحب انڈونیشیا۔

آپ نے انڈونیشیا کے جیوگرافکل حالات بتاتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ابتدائی حالات کا تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح تبلیغ احمدیت ہو رہی ہے۔ آپ نے ساتھ ہی مخالفین کی شدت اور بربریت کا تذکرہ فرمایا۔ یہاں تک کہ مخالفین کی طرف سے ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ جہاں جماعت کی طرف سے مساجد تعمیر ہوں وہاں جا کر اسے روکنے اور گرانے کیلئے پروپگنڈہ کرتے ہیں لیکن ان کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے ہمیں اب تک انڈونیشیا میں 300 سے زائد مساجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

پھر فرمایا پچھلے دنوں یہاں پر جماعت کے تین افراد کو شہید کر دیا گیا، لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے ان کے لواحقین کیلئے رہائش گاہ کا انتظام کروایا۔ انڈونیشیا میں تین قسم کے لوگ بستے ہیں ایک جو ہمارا ساتھ دیتے ہیں اور ہماری بات سنتے ہیں۔ دوسرے جو ہمارا ساتھ تو دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ولی اللہ سمجھتے ہیں اور ہماری کتابیں پڑھتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے سے کتراتے ہیں۔ اور ایک قسم کے لوگ وہ ہیں جو ہماری شدید مخالفت کرتے ہیں اور ہمارے خلاف بہت پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ آخر پر آپ نے دعائیہ کلمات کے ساتھ تقریر ختم کی۔

اختتامی اجلاس:

اختتامی اجلاس کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔ نظم مکرم ھبہ الرحیم صاحب نے پڑھی۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم سید تنویر احمد صاحب صدر مجلس وقف جدید بھارت نے کی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر زیر عنوان '' خلافت خامسہ کا بابرکت دور اور تائید الٰہی کا نزول'' محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں سورۃ نور کی آیت استخلاف کی تلاوت کی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت خدائی اذن اور وعدہ کے مطابق قائم ہوئی اور آپؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پے در پے تائید و نصرت رہی۔ نہ صرف یہ تائید و نصرت آپؑ کی ذات اقدس تک محدود رہی بلکہ آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفاء کرام کے دور میں چلتی چلی گئی۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے متعلق بعض الہام پڑھ کر سنائے۔

اختتامی اجلاس بذریعہ ایم ٹی اے و اجتماعی دُعا:

اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے براہ راست لندن سے بذریعہ ایم ٹی اے خطاب فرمایا۔

اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترم ہانی طاہر صاحب نے فرمائی۔ اردو ترجمہ محترم عبد المومن صاحب طاہر نے پڑھا۔ فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام محترم سید عاشق حسین صاحب نے پڑھا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ'' آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قادیان اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ پورا سال جلسہ سالانہ کا انتظار رہتا ہے اور اس کی تیاری ہوتی ہے۔ اور پھر کہیں ایک سال بعد آتا ہے یہ دنیا میں منفرد جلسہ سالانہ ہے۔۔۔ خالصۃً دینی روحانی تذکرہ سننے کیلئے جمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو سننے کیلئے جمع ہوتے ہیں تا کہ تعلق باللہ اور محبت الٰہی میں ترقی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے تعلق میں مزید ترقی کریں۔ قرآن مجید کی تعلیم کو سیکھنے اور سمجھنے کیلئے جمع ہوتے ہیں تا کہ اپنی زندگیوں میں اس کی خوبصورت تعلیم کو اپنا سکیں اور اپنی آخرت سنوار سکیں۔

حضور انور نے فرمایا آج کیا مسلم کیا غیر مسلم لوگ فتنہ فساد میں ملوث ہیں۔ ہر جگہ انصاف سے دوری ہے۔ دوسروں کے مال کو للچائی ہوئی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس میں حکمران بھی شامل ہیں ہمیں مسلمانوں کی رہنمائی کرنی ہے۔ ایسے حالات میں ایک امید ہے جو معاشرہ میں امن کی ضمانت دیتی ہے۔ جو آج سے 1400 سال قبل معاشرہ میں امن کے قیام کیلئے آنحضرت ﷺ نے انسانیت کے بے مثال نمونے پیش کئے ہیں۔ حضور نے آنحضرتؐ کی سیرۃ طیبہ کے حوالہ سے ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان معاہدہ کا تفصیلی ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریت ہونے کے باوجود ملا لوگ احمدیوں کی مخالفت میں کوشاں ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا جلسہ ان کے تمام پروگراموں ان کے نعروں کو بند کرو۔ اُن کے اس طرح روکنے سے احمدی رُک نہیں سکتے اور نہ ہی یہ لوگ احمدیوں کے ان فلاح کے کاموں کو روک سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں انصاف پسند لوگوں سے یہ کہتا ہوں کہ اگر انہیں اس بات کی اجازت دے دی تو یاد رکھو۔ بدامنی سیاسی گراوٹ اور بدنامی ہی ملے گی''۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے 13 سال تک تکالیف اٹھانے کے بعد جنگیں کیں۔ ہجرت کرنے کے بعد بھی شرارت پسندوں نے آپ کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے معصوموں کو ظلم سے بچانے کیلئے جنگیں کیں۔ آنحضرتؐ بنی نوع

انسان سے بہت ہمدردی کرتے تھے۔

پس ہمیں اس بارے میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ اسلام ہی ہے جو دنیا میں قیام امن کا ضامن ہے۔ اسلام نے مذہبی پھیلاؤ کیلئے لڑائیاں نہیں کیں ہیں بلکہ حفاظتی طور پر لڑائیاں کیں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ پس اگر ہم اسوہ رسولؐ پر چلنے کا دم بھرتے ہیں تو دنیا کی کوئی بھی قوم ہمیں امن وسلامتی پھیلانے سے روک نہیں سکتی ہے۔ پس آپؐ سے محبت کرنے والا کبھی بھی انصاف کی پامالی نہیں کرسکتا۔

حضور انور کے خطاب کے بعد قادیان اور لندن سے براہ راست نظمیں اور ترانے ایم ٹی اے سے نشر ہوئے۔ اور نعرۂ تکبیر کے نعروں کے ساتھ شمع احمدیت کے پروانے اشکبار آنکھوں کے ساتھ وداع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے جماعت احمدیہ عالمگیر کے حق میں بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

اعلانات نکاح: مورخہ 27 دسمبر کو بعد نماز مغرب وعشاء 27 نکاحوں کے اعلانات محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے کئے اور اجتماعی دُعا کروائی۔ اس کے بعد تمام افراد کو مبارک باد دی۔

مشاعرہ: مورخہ 29 دسمبر 2011ء کو جامعہ احمدیہ قادیان کے زیر انتظام نعتیہ مشاعرہ سرائے طاہر میں منعقد ہوا۔ اس مشاعرہ کے صدر محترم عبدالکریم قدسی صاحب تھے۔

نماز تہجد و درس القرآن: مورخہ 23 دسمبر 2011ء تا یکم جنوری 2012ء قادیان کی درج ذیل مساجد میں نماز تہجد اور درس القرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ مسجد اقصیٰ، مسجد دارالانوار، مسجد ناصر آباد، مسجد نور۔ مسجد ننگل اور مسجد فضل حلقہ مبارک۔ مستورات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا۔ شعبہ تربیت کی طرف سے روزانہ تہجد کے وقت احباب کو جگانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

پریس اینڈ میڈیا: شعبہ پریس اینڈ میڈیا نے جلسہ سالانہ 2011 کی کوریج کے لئے بھرپور کوشش کی۔ اس کے نتیجہ میں ہندوستان کے 15 صوبوں میں جلسہ سالانہ کی خبریں شائع ہوئیں ملک کے 71 اخبارات میں 197 خبریں اور آرٹیکل شائع ہوئے جبکہ 31 الیکٹرانک چینلز نے جلسہ سالانہ کی خبریں نشر کیں۔ پنجاب پلس۔ چینل 2 ذی پنجابی میں جماعت احمدیہ کے تعارف پر مبنی ڈاکومینٹری دکھائی گئی۔ اسی طرح دوسرے چینلوں نے بھی جلسہ کی کوریج نشر کی۔ الحمد للہ کہ۔ اخبار دینک جاگرن جالندھر کے نمائندہ مکرم کرشن احمد صاحب، ہندسماچار جالندھر کے نمائندہ مکرم لقمان احمد صاحب دہلوی، روزنامہ دیش سیوک کے نمائندہ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب اور روزنامہ دینک بھاسکر کے نمائندہ جناب مکیش کمار صاحب نے جلسہ کے موقع پر جلسہ سالانہ قادیان سپلیمنٹ شائع کئے۔

لنگر خانہ: دارالضیافت کے علاوہ مزید ۲ لنگر خانے جاری رہے۔ جہاں سے مہمانوں کی ضرورت کے مطابق کھانا تیار ہوتا رہا۔ معززین، VIP مہمانان اور مریضان کی مناسبت سے پرہیزی کھانا بھی دارالضیافت میں تیار ہوتا رہا۔

نظامتیں: دفتر جلسہ سالانہ کے علاوہ تین لنگر خانوں سمیت 28 نظامتیں قائم کی گئی تھیں۔ فیملیز کے لئے چھ شعبے مقرر کئے گئے تھے جہاں سے احباب مہمانانِ کرام کیلئے کھانا لیتے رہے۔

سیکیورٹی: شعبہ خدمت خلق کے تحت امسال خاص طور پر سیکورٹی کا انتظام کیا گیا نئے آنے والے مہمانانِ کرام کو فوراً تصویر کے ساتھ رجسٹریشن کارڈ بنا کر دیئے گئے۔ اسی طرح جلسہ گاہ اور قیام گاہوں کیلئے بھی سیکورٹی کا بہترین انتظام تھا۔ محکمہ پولیس کی طرف سے بھی خصوصی تعاون حاصل رہا۔

سٹالز: دفتر نشر واشاعت قادیان کے تحت لگنے والے مستقل بک سٹالز کے علاوہ جلسہ گاہ کے باہر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے بک سٹال، اور تعلیم القرآن وقف عارضی اسٹال، رشتہ ناطہ اسٹال، راہ ایمان، مشکوٰۃ، انصاراللہ، اور شعبہ سمعی وبصری کے اسٹال لگائے گئے تھے۔

اسپیشل ٹرین: امسال بھی محکمہ ریل کے تعاون سے ایک اسپیشل ٹرین امرتسر تا قادیان چلائی گئی تھی۔

ترجمانی: امسال 8 زبانوں انگلش، بنگلہ، ملیالم، تمل، تیلگو، انڈونیشین، رشین وغیرہ میں جلسہ کی کاروائی کارواں ترجمہ سنانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ امسال بھی بفضلہٖ تعالیٰ Loop سسٹم (وائرلیس) کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی سنانے کا انتظام تھا۔

جلسہ گاہ: امسال جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر احمدیہ گراؤنڈ میں مردانہ جلسہ گاہ جبکہ نزد حال لجنہ اماء اللہ جلسہ گاہ مستورات بنایا گیا۔ ہر دو جگہ کی Flex پر مسجد نبوی کی خوبصورت اور دلآویز تصویر آویزاں تھی۔

قیام گاہیں: امسال مہمانوں کے لئے اکثر پختہ قیام گاہوں میں انتظام کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتی عمارات میں وسعت کے پیش نظر ہی ایسا ممکن ہوسکا۔ نئی قیام گاہیں کچھ اس طرح سے تھیں: عمارت مرکزی لائبریری، سرائے وسیم، ہال لجنہ اماء اللہ، عمارت جدید پریس، دارالضیافت میں توسیع کی وجہ سے بھی مہمانان کی گنجائش کافی حد تک بڑھ گئی تھی۔

تمام مہمانانِ کرام کو موسم کے مطابق بستر مہیا کئے گئے۔ اسی طرح احباب جماعت قادیان کے گھروں میں بھی کثیر تعداد میں مہمان قیام پذیر رہے۔

طبی امداد: نور ہسپتال قادیان کے علاوہ جلسہ گاہ کے باہر اور متعدد جگہوں پر طبی امداد کی سہولت رہی۔ جلسہ گاہ کے باہر ایمرجنسی کے طور پر ایمبولینس کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

حاضری: امسال اللہ کے فضل وکرم سے اس جلسہ سالانہ کی حاضری 17,400 سے زائد تھی۔ اس جلسہ میں دنیا کے 33 ممالک کے نمائندگان شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کے فیض سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرتبہ: شیخ مجاہد احمد ساشتری منتظم رپورٹنگ و تنویر احمد ناصر، ایڈیشنل منتظم رپورٹنگ)

بقیہ: قربانی پر اعتراض کیوں؟

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ قرآن میں گوشت کھانے کی ضرورت کا ذکر نہیں تو یہ سراسر قرآنی تعلیمات سے ناواقفیت کی بنا پر ہے اور اگر قرآن مجید کے بیان پر ہی اس بات کا دارومدار ہے کہ گوشت کھانا جائز ہے یا ناجائز تو پھر تو فیصلہ ہوگیا قرآن مجید میں واضح طور پر گوشت کے استعمال کا ذکر موجود ہے اور یہ مسلمانوں کیلئے جائز قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ ''اور چوپایوں میں سے لادو اور سواری والے پیدا کئے اس میں سے کھاؤ جو اللہ نے تمہیں رزق عطا کیا اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے''۔ (الانعام 143)

الغرض قربانی مخصوص اسلامی مناسک میں سے ہے اور اس کے وجود پر کسی بھی طرح سے انگلی اُٹھانا درست نہیں جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بہت سے مذاہب میں قربانی کا طریق رائج ہے اور ان پر کوئی انگلی نہیں اُٹھاتا۔ مذکورہ خبر میں یہ بھی کہا گیا کہ قربانی کے معاملہ میں مسلمان کٹر ہو جاتے ہیں اور جہاں اپنے فائدے کی بات ہو وہاں سب کچھ بھول جاتے ہیں تو اس ضمن میں عرض ہے آج کل کے اکثر مسلمان کٹر واد اور مفاد پرستی کے علاوہ اور بھی بہت سی آفتوں کے شکار ہیں۔ اُن کے ذاتی اعمال کی بنا پر قرآن مجید پر اعتراضات کرنا درست نہیں۔ قرآن مجید نے تو اشرف المخلوقات انسان کے فائدے کی تمام باتیں بیان کردی ہیں حلال اور حرام میں فرق کرکے دکھا دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جن چیزوں کو اللہ نے حلال قرار دیا ہے کسی کو اختیار نہیں کہ وہ انہیں حرام قرار دے۔ کیا جب اللہ حلال وحرام کی وصیت کررہا تھا اس وقت یہ لوگ وہاں موجود تھے اور اگر نہیں تھے تو خود ہی بتاؤ کہ اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھٹکے ہوئے مسلمان بھائیوں کو ہدایت دے جو خود ہی قرآنی تعلیمات پر تیر چلاتے ہیں اور دوسروں کو اعتراضات کا موقعہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قرآنی تعلیمات کو صحیح رنگ میں سمجھ کر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی توفیق دے اور یہ تبھی ہوسکتا ہے جب امام الزمان کی آغوش میں آئیں گے اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

جماعتی تقاریب اور جلسے

احباب جماعت درج ذیل تاریخوں کے مطابق جماعتی تقاریب اور جلسوں کو پورے وقار اور شان وشوکت کے ساتھ منعقد کریں۔ اگر کسی تقریب/ جلسے کو اُسکی معین تاریخ میں منعقد کیا جانا ممکن نہ ہو تو اپنے حالات کے مطابق منعقد کرکے نظارت اصلاح وارشاد میں رپورٹ بھجوائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

تفصیل تقاریب وجلسے:-

☆- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	5/فروری 2012ء	☆- یوم مصلح موعودؓ	20/فروری
☆- یوم مسیح موعود علیہ السلام	23/مارچ	☆- یوم خلافت	27/مئی
☆- ہفتہ قرآن مجید	یکم تا 7/جولائی		

☆- ہر سہ ماہی میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جلسہ منعقد کریں۔

☆- ہر ماہ کم از کم ایک تربیتی جلسہ منعقد کرکے، نماز باجماعت، تلاوت قرآن مجید، MTA سے استفادہ اور اطاعت نظام جیسے اہم ترین موضوعات پر تقاریر کروائیں۔

ضروری اعلان

احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کیلئے تحریر ہے کہ رسالہ انصاراللہ کے چندہ جات کے حصول کیلئے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ''امانت رسالہ انصاراللہ'' نام سے ایک مد الگ سے قائم ہے۔ جس میں رسالہ سے متعلق ہر قسم کی رقوم جمع کی جاتی ہیں۔ بعض احباب جماعت، سیکرٹریان مال، انسپکٹران لاعلمی کی وجہ سے رسالہ سے متعلق رقوم صرف ''انصاراللہ'' کی مد میں جمع کروا دیتے ہیں۔ جو انصاراللہ بھارت کی الگ مد ہے۔ اس طریق کی وجہ سے دفتر کو کافی مشکلات ہوتی ہیں۔ لہٰذا تمام احباب جماعت، انسپکٹران اور سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ آئندہ رسالہ انصاراللہ سے متعلق رقوم امانت رسالہ انصاراللہ نام کی مد میں جمع کروائیں۔ مناسب ہوگا کہ رقوم بھجواتے ہوئے دفتر انصاراللہ کو بذریعہ تحریر یا فون مطلع کردیا جائے۔ اُمید ہے کہ احباب اس امر کا دھیان رکھیں گے۔ رقم بھجواتے ہوئے یہ بھی تحریر فرمائیں کہ یہ رقم کس کس خریدار کا چندہ ہے تا کہ ان کے کھاتہ جات میں اندراج کیا جاسکے۔

(منیجر رسالہ انصاراللہ بھارت)

قرآن نمائش

مورخہ 25.12.11 کو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دست مبارک سے قرآن کریم کی نمائش کا افتتاح مرکزی دفاتر واقع سول لائن قادیان کی نئی بلڈنگ میں عمل میں آیا۔ اس موقعہ پر محترم ناظر اعلیٰ صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے علاوہ پاکستان سے محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب، محترم عبد الصمد صاحب ناظر خدمت درویشان پاکستان، محترم چودھری حمید اللہ صاحب محترم حافظ مظفر احمد صاحب پاکستان موجود تھے۔ افتتاح کے بعد یہ نمائش عام زائرین کیلئے کھول دی گئی۔ ہزاروں کی تعداد میں مرد وزن نے اس نمائش سے استفادہ کیا۔ دہلی میں مخالفین احمدیت کے احتجاج کی وجہ سے قرآن کی نمائش کو روکے جانے کے بعد قادیان میں اس کا افتتاح جماعتی اعتبار سے نہایت بابرکت اور کامیاب رہا۔ دہلی میں جہاں صرف ہندوستانی زائرین نے استفادہ کیا وہاں قادیان میں دنیا بھر کے 33 ممالک سے آئے زائرین کے علاوہ پانچ ہزار سے زائد پاکستانی زائرین نے بھی اس سے استفادہ کیا۔ (ادارہ)

پانچ صوبہ جات پر مشتمل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس BSF وانسپکٹر جنرل آف پولیس صوبہ پنجاب کی احمدیہ مسلم وفد سے ملاقات

مورخہ 5.12.11 کو مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈوکیٹ ناظر امور خارجہ کی زیر قیادت مکرم مولوی سید عزیز احمد صاحب نائب ناظر امور خارجہ، وخاکسار عقیل احمد سہارنپوری پر مشتمل احمدیہ مسلم وفد نے جموں وکشمیر، پنجاب، ہماچل، راجستھان، وگجرات (پانچ صوبہ جات) کے اسپیشل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس B.S.F مکرم ہمت سنگھ جی IPS اور مکرم کرنل جیت سنگھ پنو IPS انسپکٹر جنرل آف پولیس صوبہ پنجاب کے ساتھ چنڈی گڑھ میں ملاقات کر کے دونوں سینئر افسران کو جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے ان کی خدمت میں بغرض شرکت جلسہ سالانہ قادیان کا دعوت نامہ واسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ مذکورہ بالا حکام نے جماعت احمدیہ کی تعلیم سے متاثر ہو کر جماعت کو ہر ممکن تعاون کا وعدہ بھی فرمایا۔

دوران ملاقات دونوں حکام کے ساتھ یادگاری تصاویر بھی لی گئیں۔ اس طرح بفضلہٖ تعالیٰ یہ ملاقات کامیاب رہی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور جماعت کے کاموں میں برکت ڈالے۔ نیز اس کے بہترین نتائج ظاہر کرے۔ آمین۔ (عقیل احمد سہارنپوری۔ نمائندہ نظارت اصلاح وارشاد قادیان)

اعلان دُعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ گزشتہ چار ماہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں 3 وال بند ہیں ۔35/40 سال سے شوگر بھی ہے۔ پھیپھڑوں میں پانی ہے۔ کھانسی کی بھی شکایت ہے۔ مکرم ڈاکٹر سید مشہود احمد صاحب سے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ سے علاج جاری ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے خاکسار کی اہلیہ کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (سلطان احمد خان مینیجر رسالہ خالد اور تشحیذ الاذہان ربوہ)

مرزا غلام احمد کی جے
اِنی مَعَکَ یا مسرور
(منجانب) ناصر دواخانہ۔ 0092332705199

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدر آباد۔ آندھرا پردیش

حصارِ عافیت اب قادیاں ہے

بھریں گے درد وہ آہ و فغاں میں — جو لرزہ طاری کردے آسماں میں
نہیں اپنا سوا اس کے جہاں میں — وہی لے گا ہمیں اپنی اماں میں
"نہاں، ہم ہوگئے یارِ نہاں میں"

ہمیں طوفانِ غم نے آن گھیرا — کہ ہر سو بربریت کا ہے ڈیرا
محافظ بن گیا ہے خود لٹیرا — خدایا آسرا ہے ہم کو تیرا
عدو کا ظلم حد سے بڑھ گیا ہے — کہ ملاں اب بہت سر چڑھ گیا ہے
بہت گہری پکڑ اب جڑ گیا ہے — مگر ایماں دل میں گڑ گیا ہے
ہمارا تُو فقط تُو ہی خدا ہے — بنا تیرے نہ کوئی دوسرا ہے
فقط تُو ہی ہمارا آسرا ہے — "ہر اک جا میں ہماری تُو پناہ ہے"
ترا دروازہ ہم نے کھٹکھٹایا — تری چوکھٹ پہ آکر سر جھکایا
ہماری زاریاں سن لے خدایا — "تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا"
ستم سہتے صدی ہم نے گذاری — لہو دے کر دیئے کی لو ابھاری
سفر کی گرداشکوں سے اتاری — ہے کاٹا صبر سے ہر وقت بھاری
رخِ طوفان مولیٰ موڑ دے اب — غرورِ دشمناں کو توڑ دے اب
فلک سے تیر اپنے چھوڑ دے اب — کہ بھانڈا کفر کا تُو پھوڑ دے اب
تو ہم پہ فضل لامحدود کردے — عدو کو نیست و نابود کردے
کہ ٹھنڈی آتشِ نمرود کردے — تباہ ہر ایک اب مردود کردے
انا کے سانپ کے سر کو کچل دے — کچل کر پاؤں کے نیچے مسل دے
خدایا کوئی ایسا وار کردے — ٹھکانے شر کے سب مسمار کردے
نصیب دشمناں میں ہار کردے — انہیں رسوا، ذلیل و خوار کردے
کہ اس سے پہلے ان کی اب پکڑ ہو — کہ اس سے پہلے سب زیروزبر ہو
کہ شائد ان کے دل پر کچھ اثر ہو — ہمارے دشمنوں کو یہ خبر ہو
خدا اب جوش میں ہے آنے والا — کہ باطل مات ہے اب کھانے والا
یہ ظالم دور بھی ہے جانے والا — کہ دین مصطفیٰ ہے چھانے والا
مسیح وقت کا اب وقت ہوگا — محمد مصطفیٰ ﷺ کا تخت ہوگا
یہ وقت اب منکروں پر سخت ہوگا — جو ہوگا دیکھنا یک لخت ہوگا
حصارِ عافیت اب قادیاں ہے — کہ اب لوگو یہی دارالاماں ہے

مبارک احمد ظفر، لندن

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

مخالفین اسلام نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ سے لیکر آج تک نہ کسی دلیل کے ساتھ بلکہ اپنی ضد، انا اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے آپ کے دعاوی کو رد کیا ہے اور کر رہے ہیں

جبکہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہزاروں دلائل از روئے قرآن و حدیث وصلحائے امت گزشتہ سے ثابت فرمایا ہے کہ آپ ہی وہ مسیح ومہدی ہیں جن کی پیشگوئی قرآن و حدیث میں موجود ہے

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین کو عقل آئے اور حق کہ پہچاننے والے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 دسمبر 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا مخالفین اسلام نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ سے لیکر آج تک نہ کسی دلیل کے ساتھ بلکہ اپنی ضد، انا اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے آپ کے دعاوی کو رد کیا ہے اور کر رہے ہیں جبکہ اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعودؑ نے ہزاروں دلائل از روئے قرآن و حدیث وصلحائے امت گزشتہ سے ثابت فرمایا ہے کہ آپ ہی وہ مسیح ومہدی ہیں جن کی پیشگوئی قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ پھر آپ نے اپنی تائید میں الٰہی نشانات بیان فرمائے۔ لیکن جن کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مہر لگ جائے جن کو خدا تعالیٰ ہدایت نہ دینا چاہے انہیں کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اُن کے قفل کوئی نہیں کھول سکتا۔ لیکن سعید فطرت لوگوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت پائی مگر جو لوگ نام نہاد علماء کے خوف سے ڈر کر ان کے پیچھے چلے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت نہ کی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی بارش کے نزول کے باوجود محروم رہے۔ جن میں نیکی اور سعادت ہے انہوں نے خدا تعالیٰ کے مامور کو قبول کیا۔

حضور انور نے فرمایا یہ نام نہاد مولوی احمدیوں پر ظلم ڈھانے کیلئے خدا تعالیٰ کی کتاب پر بھی ظلم ڈھانے سے باز نہیں آتے خود قرآن کریم کے پاکیزہ اوراق کو کوڑے کے ڈھیر میں ڈال دیتے ہیں اور احمدی کا نام لگا دیتے ہیں۔ اس احمدی کو معلوم بھی نہیں ہوتا اور پولیس پکڑنے آجاتی ہے۔ یا اُن کا یہ طریق ہے کہ اسکولوں میں غلط جگہ پر غلط ڈھنگ سے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمدؐ کا نام لکھ کر احمدی بچوں کا نام لگا دیتے ہیں اور ان کو مارا جاتا ہے ان معصوم بچوں پر ہتک رسول کا مقدمہ قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پس جب اخلاقی حالت انتہاء درجہ تک پہنچ جائے اور انسانیت شرمندہ ہونے لگے تو پھر معصوموں کی آہیں اپنا کام کرتی ہیں۔ آج جن حالات میں پاکستان کے احمدی دن گزار رہے ہیں انہیں اپنی دُعاؤں کو اس طرف کرنا چاہیے۔ خدا تعالیٰ ان ظالموں کو پکڑے اور نیک فطرتوں کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے کہ وہ زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق پائیں۔ ہمارے ایم ٹی اے کے مختلف Live پروگرام کالرز سوال کرتے ہیں اور حقیقت کو سمجھ کر بیعت کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اکثریت سچائی کو سمجھ رہی ہے مگر ملکی قانون سے خوف زدہ ہے اور ملکی قانون ملّا سے خوف زدہ ہے۔ ملاؤں نے کم علم مسلمانوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی ہے کہ احمدی نعوذ باللہ آنحضرتؐ کے بعد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی مانتے ہیں جبکہ یہ بات غلط ہے ہم تو یہ مانتے ہیں کہ آپ علیہ السلام تمام نبیوں کے لبادہ میں اس لئے تشریف لائے ہیں کہ تمام دنیا کو آنحضرتؐ کے قدموں پر ڈال دیں۔ آپ نے اسلام پر حملہ کرنے والوں کو روکا اور انہیں پسپا کیا بلکہ اس سے بڑھ کر دُشمن پر اس طرح دلائل و براہین سے حملہ آور ہوئے کہ اس کیلئے بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ آپؑ کو الہام ہوا کہ کُل برکۃٍ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آج اسلام کی خوبصورت تعلیم ہمیں آپ ہی کے ذریعہ نصیب ہوئی ہے۔ آج دنیا میں آپ کی ہی جماعت ہے جو خلافت کے زیر سایہ ایک تنظیم کے تحت اسلام کی حقیقی تصویر افریقہ و یورپ میں پھیلا رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے جماعتوں کو ہدایت دی تھی کہ دشمنان اسلام آنحضرت، اسلام اور قرآن مجید پر حملے کر رہے ہیں۔ پس جماعتوں کو قرآن کی نمائش لگانی چاہئے۔ اللہ کے فضل سے جو لوگ قرآن کی نمائش دیکھ کر آرہے ہیں ان کے تاثرات بالکل علیحدہ ہیں۔ ہندوستان میں دہلی میں قرآن مجید کی نمائش لگائی گئی تھی اس کے نتیجہ میں بڑے سلجھے ہوئے اور اچھے لوگ آئے اور عمدہ تاثرات دیئے اور کئی لوگ قادیان بھی آئے۔ یو کے میں بھی ایک جگہ قرآن مجید کی نمائش لگائی گئی تھی لیکن ملّا کے دباؤ پر اُسے وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا اس ملک میں قانون کی حکمرانی ہے۔ اس لئے قانون سے کہیں کہ ہر شہری کے حق کو ادا کرنا آپ کا حق ہے بہر حال یہ ہے ملا کا کردار۔ غیر مسلم ممالک مثلاً یو کے، ہندوستان وغیرہ میں جہاں قرآن مجید کی تعلیم پہنچانے کی بات کی جاتی ہے تو وہاں ملاں کھڑے ہوتے ہیں کہ ہیں یہ کیا بات ہوگئی! قرآن کی تعلیم پھیلانے کا کام احمدی مسلمان کر رہے ہیں! لیکن ہمیں اپنا کام کرتے جانا ہے اور قرآن کی تعلیم کو دنیا میں پھیلاتے جانا ہے تاکہ دنیا آنحضرت ﷺ کے قدموں تلے آجائے۔

مغربی ممالک میں قانون کی مدد لینی چاہئے کیونکہ یہاں قانون سب کے لئے برابر ہے۔ مغربی ممالک میں قانون کی عمدہ مثال دیتے ہوئے حضور نے ہالینڈ کے سفر کے حوالے سے بیان فرمایا کہ وہاں قانون نے میرے پریس ریلیز پر حق اور انصاف پر مبنی بات کہی۔

حضور انور نے فرمایا ہمیں تو زمانے کے امام نے حق کو پھیلانے کا کام سپرد کیا ہے اور ہر احمدی یہی کوشش کر رہا ہے۔ یہ علم و معرفت ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے ملی ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہر احمدی اسلام کا پیغام ہر طرف پہنچا رہا ہے۔ دوسرے لوگ جب لیڈروں سے ملنے جاتے ہیں تو ان کے سامنے دنیاوی مفادات ہوتے ہیں لیکن احمدی ہمیشہ اسلام کی تعلیم پہنچانے کیلئے جاتے ہیں۔ کبابیر کے امیر مکرم شریف عودہ صاحب نے گزشتہ دنوں مورخہ 10.11.11 کو اٹلی میں پوپ صاحب سے ان کی رہائش گاہ میں ایک وفد کے ساتھ ملاقات کی میں نے امیر صاحب کی درخواست پر پوپ صاحب کے نام ایک پیغام بھجوایا جو انہوں نے قرآن مجید کے اٹالین ترجمے کے ساتھ پوپ صاحب کو پیش کیا۔ اس پیغام کا خلاصہ یہ تھا کہ قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ (آل عمران:65)

آج کل اسلام اور اس کی تعلیم کو نشانہ بنایا جا رہا ہے گو بعض مسلمانوں کے عمل کی وجہ سے لیکن جس وجہ سے نشانہ بنایا جا رہا ہے وہ غلط امر ہے۔ ہر مذہب کی تعلیم خدا تعالیٰ تک پہنچانا ہے۔ اس لئے آنحضرتؐ پر ناپاک حملے نہیں ہونے چاہئیں۔ ہم آنحضرت ﷺ کے سچے غلام ہیں ہمیں اس سے شدید تکلیف ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ پر ناپاک حملے کئے جائیں۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں لیکن آنحضرت ﷺ کے بنائے ہوئے طریق صلح اور امن کے ساتھ۔ آج تمام مذاہب عالم کو آپس میں مل کر امن کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ حضور انور نے فرمایا اس ملاقات کے دوران مسلمانوں کے دوسرے لیڈر بھی موجود تھے مگر اسلام کی تعلیم پہنچانے کی توفیق احمدیوں کو ملی اور یہ حضرت مسیح موعودؑ کی کامیابی کا ایک نظارہ ہے۔

گذشتہ دنوں ہنری مارٹن کلارک کے پڑپوتے سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اقرار کیا کہ ہنری مارٹن کلارک ماضی میں کھو گئے جبکہ ان کے مقابل پر جو شخص تھا اس کا تذکرہ ساری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اللہ تعالیٰ نے دشمنان اسلام کی اولادوں سے کروائی۔ اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین کو عقل آئے اور حق کہ پہچاننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے احمدیوں کو مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

☆☆☆

جماعت احمدیہ کے مشہور و معروف و نامور شاعر محترم عبد المنان ناہید صاحب کا انتقال پر ملال

مورخہ 6 جنوری 2012 کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے مشہور و معروف شاعر محترم عبد المنان ناہید صاحب کے انتقال کا ذکر فرمایا۔ حضور انور نے آپ کے خصائص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ 1919 میں پیدا ہوئے۔ آپ کی نظمیں اور غزلیں بڑی گہری ہوا کرتی تھیں۔ 1940 میں پنجاب یونیورسٹی سے B.A پاس کیا۔ جہاں جہاں بھی دنیا میں آپ گئے جماعتی کاموں میں بڑھکر حصہ لیا عاجزی کے پیکر تھے۔ نوجوان شعرا کی حوصلہ افزائی کرتے۔ امانت داری اور دیانت داری کی عمدہ مثال تھے۔ خلفائے سلسلہ اور نظام سلسلہ کا بیحد احترام کرتے تھے۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ یکم جنوری 2012 کو بعمر 93 سال آپ کا انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

قرآن کریم کی اصل خوبصورتی یہ ہے کہ اس کے اوامر اور نواہی کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیا جائے

والدین کو قرآن کریم ختم کروانے پر اس بات کی زیادہ فکر کرنی چاہیئے کہ بچے کو روزانہ قرآن کریم پڑھنے کی عادت ہو۔

اپنی فکریں صرف ایک بار قرآن کریم ختم کرانے پر نہ رکھیں بلکہ مستقل فکر کریں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 دسمبر 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا ہمارے بچے عموماً ماشاء اللہ بڑی چھوٹی عمر میں قرآن کریم ختم کر لیتے ہیں۔ ماؤں کو اس بات کی بہت فکر ہوتی ہے کہ ان کی اولاد جلد قرآن کریم ختم کرے اور وہ اس پر بڑی محنت کرتی ہیں۔ یہاں یوکے میں اور جہاں بھی میں جاتا ہوں والدین کو بڑا شوق ہوتا ہے کہ میرے سامنے آمین کی تقریب کرائیں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ ایک بار قرآن کریم ختم کرانے کے بعد دوبارہ اس کی دہرائی اور اس پر دوامت کے بارہ میں اتنی فکر نہیں ہوتی۔ عموماً با قاعدگی سے تلاوت کے بارے میں پوچھنے پر مثبت جواب نہیں ملتا۔ حالانکہ والدین کو قرآن کریم ختم کروانے پر اس بات کی زیادہ فکر کرنی چاہیئے کہ بچے کو روزانہ قرآن کریم پڑھنے کی عادت ہو۔ حضور انور نے فرمایا اپنی فکریں صرف ایک بار قرآن کریم ختم کرانے پر نہ رکھیں بلکہ مستقل فکر کریں۔ یقیناً قرآن کریم ایک بار ختم کرانا بھی محنت طلب کام ہے لیکن مستقل مزاجی سے اسے جاری رکھنا اور بھی محنت طلب کام ہے۔

گذشتہ دنوں ایک والدہ کا مجھے خط آیا کہ وہ میری والدہ کے پاس اپنے بچے کو لیکر گئی کہ اس نے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کر لیا ہے۔ میری والدہ نے کہا کہ قرآن کریم ختم کرانا بڑی بات نہیں ہے یہ بتاؤ اس کے دل میں قرآن کی کتنی محبت ہے؟ آج کے دور میں بہت سی مصروفیات ہیں۔ ٹی وی انٹرنیٹ اور مختلف دلچسپی کے سامان ہیں۔ اس دور میں قرآن کریم کا صحیح پڑھنا بہت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ بچوں کے دل میں قرآن کریم کی محبت پیدا کی جائے اور یہ بات تب مکمل ہوگی جب والدین قرآن کریم پر غور اور تدبر کی عادت ڈالیں گے جب ہر گھر سے صبح کی نماز کے بعد تلاوت باقاعدہ ہوگی تو وہ گھر قرآن کریم کی وجہ سے برکتوں سے بھر جائے گا۔ بچے بھی ان نیکیوں پر چلنے والے ہوں گے جو ایک مومن کی ہونی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا قرآن مجید کی برکت کے نتیجہ میں بچے جماعت کا مفید وجود بن رہے ہوں گے اور یہی چیز ایک احمدی کو پوری توجہ اور کوشش سے کرنی چاہیئے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات کو پیدا کرنے کے لئے بہت کوشش کی ہے کہ ہم قرآن شریف کو ہر چیز پر مقدم رکھیں۔ قرآن کریم کی عزت صرف یہ نہیں کہ خوبصورت ڈبوں میں رکھا جائے۔ کپڑوں میں لپیٹا جائے۔ بلکہ قرآن کریم کی اصل خوبصورتی یہ ہے کہ اس کے اوامر اور نواہی کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیا جائے۔ جن چیزوں سے روکا گیا ہے اس سے ہم رکیں اور جن پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے اس پر پوری قوت سے چلا جائے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بے شمار جگہ قرآن شریف کی اہمیت و برکات بیان فرمائی ہیں آپ نے قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ ترجمہ پڑھنے کی طرف بھی خصوصی تلقین فرمائی لیکن صرف ترجمہ پڑھنے کی آپ نے ہرگز اجازت نہیں دی بلکہ قرآن کریم کا اعجاز اس کے اپنے الفاظ میں اصلی حالت میں ہے اور اس کے اپنے الفاظ میں شوکت و برکت ہے اس کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ بیان فرماتے ہیں قرآن شریف قانون آسمانی ہے اور یہ نجات کا ذریعہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہم دیکھتے ہیں کہ دنیاوی قانون بھی لاگو ہونے کے بعد عمل کے بغیر بے فائدہ ہیں اسی طرح قرآن کریم کا قانون بھی عمل کرنے سے ہی نجات کا سرچشمہ ہے۔ قرآن کریم حقیقی نجات کا سرچشمہ ہے۔ قرآن شریف ہم سے اتنا ہی نہیں چاہتا کہ ترک شر کریں بلکہ وہ ہمیں صاحب کمال بنانا چاہتا ہے اور انسان سے ایسے اعلیٰ درجہ کے کمال صادر کروانا چاہتا ہے کہ اس سے خدا راضی ہو جائے آج ہمیں قرآن مجید کو بہت زیادہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمارا معاشرہ اسی کے نتیجہ میں جنت نظیر بن پائے گا۔ احادیث میں قرآن مجید پر غور و فکر کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اُس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب کر کے فرمایا الخیر کلہ فی القرآن تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے اُن کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔‘‘

(کشتی نوح صفحہ 36-37)

مثالی وقار عمل

برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 15 دسمبر 2011

زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و مجلس انصار اللہ بھارت

جلسہ سالانہ قادیان کی آمد کے پیش نظر قادیان اور گردونواح کی صفائی کے سلسلہ میں مورخہ 15.12.11 کو ایک مشترکہ مثالی وقار عمل کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں اراکین مجلس انصار اللہ قادیان، مجلس خدام الاحمدیہ قادیان، اراکین مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان، نیز لجنہ اماء اللہ و ناصرات نے بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ وقار عمل کا باقاعدہ آغاز مزار مبارک حضرت مسیح موعودؑ پر اجتماعی دُعا کے ساتھ ہوا جو محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے کروائی۔

وقار عمل کا مکمل خاکہ پہلے سے تیار کیا ہوا تھا جس کے تحت انصار، خدام و اطفال کی ڈیوٹی قادیان اور اس کے گردونواح میں مختلف علاقوں کی صفائی پر لگائی گئی جبکہ مستورات کی ڈیوٹی مساجد اور مقام ظہور قدرت ثانیہ کی صفائی پر لگائی گئی۔

چنانچہ اس موقعہ پر دار المسیح، مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک و مقام ظہور قدرت ثانیہ، تمام حلقہ جات کی مساجد، آرام گاہ نزدیک موضع پرانا پنڈ، کوٹھی ڈپٹی شریف احمد صاحب گردونواح گیسٹ ہاؤس ماریشس، ایم ٹی اے بلڈنگ و احاطہ گیسٹ ہاؤس، آسٹریلیا گیسٹ ہاؤس تا چُنگی کے دونوں اطراف، بیت الحمد کالونی تا عقب بیت الحمد کالونی، ناصر آباد کی گلیاں و سڑک، ہال جلسہ سالانہ، مسجد ننگل تا پُل بہشتی مقبرہ احمدیہ گراؤنڈ اور اس کے چاروں اطراف، پل بہشتی مقبرہ تا پل مذبح خانہ دونوں اطراف پل دفتر جلسہ سالانہ تا وائٹ ایونیو، نرسری تا نرنکاری بھون سڑک کے دونوں اطراف، سڑک کوٹھی دار الاسلام، مسجد نور باہری علاقہ و پرانا نور ہسپتال، کوٹھی دار السلام، اندرون ریلوے اسٹیشن وغیرہ مقامات پر نہایت پر وقار طریق پر وقار عمل کیا گیا۔ تمام مقامات پر محترم ناظر اعلیٰ صاحب محترم صدر مجلس انصار اللہ اور محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ و دیگر نائب نگران صاحبان جائزہ لیتے رہے۔

اس موقعہ پر تمام امور کو باحسن انجام دینے کیلئے مندرجہ ذیل شعبہ جات مقرر کئے گئے۔ تقسیم سامان و واپسی سامان، رپورٹنگ فوٹو گرافی، رابطہ خدام، نقل و حمل، حاضری و نگرانی، پریس اینڈ میڈیا، طبی امداد اور تربیت۔ یہ وقار عمل ٹھیک ساڑھے بارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔ جملہ مقامات پر نہایت احسن رنگ میں صفائی کا کام کیا گیا جس کا علاقہ کے غیر مسلم حضرات پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ اور انہوں نے اس کی تعریف بھی کی۔ اللہ تعالیٰ اس مثالی وقار عمل کے جماعت کے حق میں بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (تنویر احمد ناصر۔ قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ 16 دسمبر 2011 بروز جمعۃ المبارک کو خاکسار کے بیٹے عزیزم سید برکات احمد کا نکاح عزیزہ مریم حنا عطیہ صاحبہ بنت مکرم محمد اکرام صاحب آف جرمنی کے ساتھ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مبلغ سات ہزار یورو جرمنی کرنسی حق مہر پر پڑھا۔ اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید بشارت احمد واقفِ زندگی قادیان)

انسانوں کو اپنی موت کو سامنے رکھنا چاہیئے اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے۔

مکرم ومحترم سید عبد الحی شاہ صاحب مغفور کی وفات اور خصائل کا تذکرہ

آپ بہت علمی آدمی تھے۔ محنت کرنے والے واقف زندگی تھے۔ اللہ تعالیٰ خلیفہ وقت کو ہمیشہ ہی ایسے سلطان النصیر عطا فرمائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 دسمبر 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو انسان دنیا میں آتا ہے ایک دن اس نے رخصت ہونا ہے یہ قانون قدرت ہے اس سے کسی کو فرار نہیں قرآن کریم نے بھی کل نفس ذائقة الموت کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ انسانوں کو اپنی موت کو سامنے رکھنا چاہیئے اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے۔ جو خدا کے نیک بندے ہوتے ہیں وہ ہر وقت تیار رہتے ہیں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد ادا کرتے ہیں۔ اپنے عہدوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نبھاتے ہیں ان کے سامنے عسر میں یُسر میں یہ معاملہ ہوتا ہے کہ میں نے اپنے خدا سے جو عہد کیا ہے اُسے پورا کرسکوں۔ ایسے لوگوں کا شمار اللہ کی رضا کے حصول کیلئے اپنی جان بیچنے والوں میں ہوتا ہے۔ گذشتہ دنوں انہیں خوبیوں کے مالک ہمارے ایک بزرگ کی وفات ہوئی ہے۔ جو یقیناً جماعت کا سرمایہ تھے یہ بزرگ سید عبد الحی شاہ صاحب تھے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعتی نقصان کو اپنے فضل سے پورا فرمائے ان کے بے شمار نعم البدل پیدا کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اس وقت میں مکرم سید عبد الحی شاہ صاحب کے چند کوائف بیان کروں گا۔ آپ 12 جنوری 1932 کو ضلع اننت ناگ کشمیر میں پیدا ہوئے۔ بڑے ہونے پر قادیان آگئے۔ قادیان سے تقسیم ملک کے وقت پاکستان آگئے۔ والدہ کشمیر میں تھیں اور ان سے علیحدہ ہوئے چالیس سال کا عرصہ ہوگیا۔ یہ جدائی آپ نے دین کی خاطر برداشت کی۔ آپ کے دادا سید حسین شاہ صاحب محلّہ خانیار کے رہنے والے تھے۔ ان کے ایک فرزند سید عبد المنان شاہ صاحب نے بچپن میں احمدیت قبول کرلی تھی۔ اور پیری مریدی کو احمدیت پر قربان کردیا تھا۔ تاریخ احمدیت جموں کشمیر میں مکرم سید عبد الحی شاہ صاحب کے بارے میں لکھا ہے کہ 1941 میں قادیان آئے 1945 میں جامعۃ المبشرین سے شاہد پاس کیا۔ خدام الاحمدیہ میں لمبا عرصہ خدمت کا موقعہ ملا۔ چند سال انصار اللہ اور مجلّہ جامعہ کے مدیر رہے۔ ضیاء الاسلام پریس کے مینجر رہے۔ صدر بورڈ الفضل تھے۔ پہلے ڈائریکٹر ایم ٹی اے پاکستان، ناظر اشاعت پاکستان نیز متعدد جماعتی عہدوں پر رہے بلکہ قائم مقام ناظر اعلیٰ امیر مقامی کے فرائض کی بھی توفیق ملی۔ کشمیری زبان میں ترجمہ قرآن کی نظر ثانی کی توفیق ملی۔ متعدد کتب کے پیش لفظ اور انڈیکس لکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے لیکچر پر مشتمل کتاب پر آپ نے کام کیا۔ بڑے صائب الرائے تھے۔ کم گو اور نپی تلی بات کرنے والے ٹھوس علمی پس منظر کی وجہ سے ہر معاملے کی خود تحقیق کرتے تھے خلفائے وقت کی طرف سے ملنے والے علمی کاموں کی اول وقت میں تکمیل کرتے تھے۔ ناظر اشاعت ہونے کی وجہ سے پرنٹنگ کے کاغذ چیک کرنے میں مہارت تھی۔ کتاب کی تیاری طباعت اور ہر معاملہ میں ٹھوس رہنمائی فرماتے۔ 1982 میں آپ کو ناظر اشاعت مقرر کیا گیا۔ درس القرآن میں آپ کو معاونت کا موقعہ ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے انہیں جب بھی کوئی ہدایت دی تو فوراً باوجود علم نہ ہونے کے اس کی تکمیل کیلئے کوشاں ہوگئے۔ روحانی خزائن کے کمپیوٹرائز ایڈیشن کی اشاعت میں آپ نے خاص کام کیا۔ اس سیٹ میں 1984ء کے سیٹ والے صفحات کو ملحوظ رکھا گیا۔ اور اس میں حضرت مسیح موعودؑ کے بعض نئے مضامین شامل کئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ترجمہ قرآن کے اظہار تشکر میں آپ کا نام بھی درج کیا ہے۔ آپ ایسے ناظر تھے جنہیں اپنے مفوضہ کاموں کی یاد دیہانی کی ضرورت نہ پڑتی۔ ان تعریفی کلمات نے آپ کو عاجزی کی طرف مزید بڑھا دیا اور پہلے سے بڑھ کر آپ خدمت کی طرف راغب ہوگئے۔ آپ نے ملفوظات کے انڈیکس کو تیار کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ انجمن کی مختلف کمیٹیوں کے ممبر تھے۔ ممبر منصوبہ بندی کمیٹی، ممبر صدسالہ خلافت جوبلی کمیٹی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے اللہ نے آپ کو اپنے نیک بندوں میں شمار کیا۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا موقعہ ملا۔ کئی ہفتے جیل میں رہے۔ آپ کے سُسر صاحب نے ایک بار آپ کو دنیا کی طرف جانے کے بارے میں کہا کہ تم پڑھے لکھے ہو اعلیٰ دنیاوی تعلیمات ہیں۔ اس کے جواب میں شاہ صاحب نے کہا میں نے دو معاہدے کئے ہوئے ہیں ایک آپ کی بیٹی سے شادی کا۔ دوسرا اللہ تعالیٰ سے معاہدہ وقف زندگی ہے۔ ان دونوں میں سے کس عہد کو توڑوں؟ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار نوازا۔

مبشر ایاز صاحب لکھتے ہیں کہ جامعہ کے کھیلوں کے وقت محترم پرنسپل صاحب جامعہ نے آپ کا تعارف کرواتے ہوئے ایک بار کہا کہ کچھ لوگ ایک ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور ایک ہاتھ سے تالی بجاتے ہیں جبکہ کئی دونوں ہاتھوں سے تالی بجاتے ہیں۔ اور کچھ لوگ دونوں ہاتھوں سے صرف کام کرتے ہیں ان کو لوگوں کی واہ واہی سے کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ محترم سید عبد الحی شاہ صاحب انہی لوگوں میں سے ہیں آپ بے غرض، درویش صفت انسان تھے، حلیمی، اور درگزری آپ کی خصوصی خوبی تھی۔ سلسلہ کے پیسے کو سوچ سمجھ کر خرچ کرتے تھے لمبا عرصہ بیمار رہے۔ مگر بیماری کو اپنے کاموں میں حرج واقع کرنے نہ دیا۔ غرض کہ آپ بہت علمی آدمی تھے۔ محنت کرنے والے واقف زندگی تھے۔ بچوں کی اعلیٰ رنگ میں تربیت فرمائی۔ گھر میں کبھی اُونچی آواز میں گفتگو نہ کرتے تھے۔ بہت زیادہ مہمان نواز تھے۔ وفات سے چند دن قبل تک کام کرتے رہے۔ آپ نے دینی علوم حاصل کئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی نصائح پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ خلیفہ وقت کو ہمیشہ ہی ایسے سلطان النصیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اخلاص و وفا میں بڑھائے۔

☆☆☆

اعلان نکاح

خاکسار کی پوتی مسماۃ امۃ الشافعی بنت مکرم محمد عظیم الدین صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح مورخہ 4.11.11 کو مسمی مکرم کاشف اللہ ابن مکرم مشتاق احمد بشیر صاحب ساکن کینڈا کے ساتھ بعوض مبلغ -/56000 ہزار U.S ڈالر ہوا۔ نکاح مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ سلسلہ نے بعد نماز جمعہ مسجد بیت الحمد مومن منزل حیدر آباد میں پڑھایا۔ مسماۃ امۃ الشافعی سلمھا اللہ مکرم مرحوم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی پڑپوتی ہیں جبکہ مکرم کاشف صاحب مکرم مرحوم غلام دستگیر صاحب بنگلوری کے پوتے ہیں۔ نکاح کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات ہونے کیلئے تمام قارئین بدر سے دُعاؤں کی درخواست ہے۔ (سیٹھ محمد بشیر الدین۔ حیدر آبادی)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

خاکسار کی نواسی عزیزہ سعدیہ شعیب سلمہا بنت سید شعیب احمد صاحب کا نکاح مولوی محمد مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ سلسلہ حیدر آباد نے ڈاکٹر سید نور فہد شریف سلمہ ابن مکرم جناب شریف عالم صاحب بنگلور کے ساتھ مورخہ 19 اکتوبر 2011 کو بمقام بھونیشور (اڑیسہ) بعوض دو لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ تمام احباب کرام سے اس نکاح کے مبارک اور کامیاب ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(محمد فیروز الدین انور کلکتہ حال مقیم بھونیشور)

درخواست دُعا

مکرم جاوید احمد صاحب کاٹھ پورہ کشمیر اپنے چار منزلہ مکان کی بیرونی تعمیر مکمل ہونے اور مکان کے گراؤنڈ فلور میں سولر لائٹ کی فیکٹری قائم کرنے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کاروبار میں برکت دے اور اسے دینی دنیاوی ترقی کا موجب بنائے۔ اعانت بدر -/1000 روپے۔

(فیاض احمد نمائندہ بدر)

☆......خاکسار کی بہو عزیزہ نیلوفر افروز سلمہا اللہ کی شادی کو دو سال ہوچکے ہیں تا حال اولاد سے محروم ہے۔ اسی طرح نواسہ عزیزم محمد نور الدین سلمہ اللہ کو نئی ملازمت مل گئی ہے۔ ہر دو کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 500 روپے۔ (محمد بشارت کرڈاپلی۔ صوبہ اُڑیسہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ حلیمہ بی بی بعمر تقریباً 80 سال مورخہ 26.10.11 کو شام 4.45 بجے چھ ماہ کی علالت کے بعد اس دار فانی سے رحلت فرما گئی ہیں۔ انا لله وانا اليه راجعون۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں جن میں سے دو واقفین زندگی ہیں تمام بچے صاحب اولاد ہیں۔ پسماندگان کے صبر جمیل اور مرحومہ کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(محمد افضل بھٹی ارتال راجوری)

صحابہ کی جماعت اُنہیں ہی نہ سمجھو جو پہلے گزر چکی بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر کیا ہے جو احمد کے بروز کے ساتھ ہوں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 دسمبر 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کی جماعت انہیں ہی نہ سمجھو جو پہلے گزر چکی بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر کیا ہے جو احمد کے بروز کے ساتھ ہوں گے۔ وآخرین منھم لما یلحقو بھم کی آیت بتاتی ہے مسیح موعودؑ کی جماعت میں بھی صحابہ ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا آپ کی بیعت سے مستفیض ہوئے اور اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کی۔ یہ جماعت صحابہ کی جماعت تھی اس آیت کے متعلق مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعودؑ کی جماعت کے متعلق بتایا گیا ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت سے فیض پایا ان کا ایک مقام ہے ان کی نیکی تقویٰ اور پاک تبدیلیوں کا معیار قابل تقلید ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے بعض واقعات ہم تک پہنچے ہیں پھر ان صحابہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کی مجالس کی کیفیات و روایات ہم تک پہنچیں۔ ان صحابہ کا حضرت مسیح موعودؑ کی تربیت کی وجہ سے اس نور کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آقا و مطاع خاتم النبیینؐ سے لیا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کی ایسی کایا پلٹی کہ ہر ایک عجیب شان رکھنے والا بن گیا۔ سب کے سب ہمیں ایک غیر معمولی شان میں نظر آتے ہیں۔ توکل ہے تو ایک عجیب کیفیت ہے۔ خدمت دین کا جذبہ ہے تو ایک الگ نمایاں معیار ہے۔ قرآن سے محبت کا ایک عجیب انداز ہے اس پر خود خدا تعالیٰ کا انہیں قرآن مجید کا عرفان سکھانا ان صحابہ کا تعلق باللہ ظاہر کرتا ہے۔ پھر ان روایتوں میں ہمیں صحابہ کی مجالس میں حضرت مسیح موعود کا ان کو مسائل کے حل کا طریق سکھانا، مختصر جواب کیسے دینا ہے یہ بتانا ملتا ہے۔ پس بہت ہی خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے 1400 سال بعد آنحضرتؐ کے اس غلام صادق اور عاشق صادق کا زمانہ پایا۔

سیدنا حضور انور نے رجسٹر روایات سے ان صحابہ کی بعض روایات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولوی عطا محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اخبار میں پڑھا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ جہلم تشریف لا رہے ہیں۔ مجھے نوکری کی وجہ سے اجازت نہ مل سکتی تھی مگر میں بے قرار تھا۔ گھر والوں کو میں نے کہا کہ میں جہلم جاتا ہوں گاڑی کا وقت تنگ تھا۔ تین میل پر اسٹیشن تھا راستہ پہاڑی اور رات گہری تھی لیکن ایک لگن تھی اور توکل کر کے چل پڑا۔ جب میں اسٹیشن پہنچا تو گاڑی تیار تھی ٹکٹ لے کر جہلم پہنچا حضور کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ایک نظم لکھی اور حضور کو سنائی۔

حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اعلیٰ تعلیم کا امتحان دینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے پوچھا کہ کیا میں قرآن شریف حفظ کروں یا ایم اے کا امتحان دوں۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید حفظ کرو ایم اے کیا ہوتا ہے۔ آپ نے چھ ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔

حضرت سید اختر الدین صاحبؓ کٹکی لکھتے ہیں کہ ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے۔ محبّ کا دل اپنے یار کی محبت میں ڈوبا رہتا ہے۔ میں 24 سال کی عمر میں 1903 کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت میں رہا۔ میرے لئے کئی ماہ تک مکلّف چاول آتے رہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے بے انتہا شفقتوں سے نوازا۔

حضرت خیر الدین صاحبؓ ولد مقیم صاحب کی بیعت 1906ء کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ایک دن کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نماز کے بعد مسجد میں بیٹھے تھے۔ روشنی کم تھی ایک شخص نے سوال کیا کہ مخالف مولوی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری جانور پیدا کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا شیخ صاحب خدا خالق اور مسیح بھی خالق؟

راوی کہتے ہیں شیخ صاحب دوبارہ نہ بولے حضرت مسیح موعودؑ نے ازخود بیان فرمایا ہمارے حضرات کو مختصر فقرے استعمال کرنے چاہئیں۔ خیر الدین صاحبؓ کو قرآن پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود نے جواب میں آپ کو فرمایا قادیان آجائیں۔ ایک بار آپ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت کے نتیجہ میں کیا فائدہ ہوا۔ آپ نے جواب دیا کشف، رویاء صادقہ اور الہام کا نہ صرف ہم نے مشاہدہ کیا بلکہ ہم نے اپنے اُوپر وارد ہوتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کی کہ خدایا تیرا قرب پانے کے طریق کیا ہیں۔ جواباً اللہ تعالیٰ نے فرمایا دو طریق ہیں۔ یا چندہ دو یا تبلیغ کرو۔ آپ نے عرض کی خدایا میں تو اتنا پڑھا نہیں ہوں کیسے تبلیغ کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا قرآن شریف تو میں نے تمہیں پڑھا دیا ہے۔ آپ کہتے ہیں اس پر مجھ پر قرآن کی آیت وما رمیت اذ رمیت کی حقیقت کھلی۔

آپ اکثر کہتے تھے کہ جس گھر میں دُعا ہوتی ہے وہ گھر موجوں میں رہتا ہے۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کی حضور کیا وظیفے پڑھوں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ارشاد فرمایا۔ درود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ الحمد شریف بکثرت پڑھا کرو۔ استغفار کثرت سے کرو۔ قرآن شریف کا گہرائی سے مطالعہ کریں۔ یہ وظیفے ہی تمام کامیابیوں کا راز ہیں۔ میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ کے حالات میں تحریر کرتے ہیں کہ آپ متوکل انسان تھے جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہوتی اللہ تعالیٰ خود انتظام فرما دیتا۔ آپ نے کئی سال بلا الاؤنس خدمت کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا غیب سے انتظام فرمایا۔

حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ ساکن فیض اللہ چک فرماتے ہیں میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت دعویٰ سے قبل کی تھی۔ میں نے آپؑ کے اندر آنحضرتؐ کے ساتھ ایک خاص عشق دیکھا جو کسی اور میں نہ تھا۔

پس یہ صحابہ تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کر کے خدا تعالیٰ سے تعلق کو پختہ کیا اور ایمان میں مضبوط ہوئے۔ یہ جماعت صحابہ کی جماعت تھی اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ یہ نیا سال جماعت کیلئے ترقی کے پہلے سے بڑھ کر سامان پیدا کرے۔ مخالفین کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر جذب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

رسالہ گلف لائف کا احمدیہ جماعت کو خراج تحسین

رسالہ گلف لائف www.gulflife.com جو مشرق وسطیٰ کا ایک مشہور رسالہ ہے نے ماہ نومبر 2011ء کی اشاعت میں یو کے کی مشہور و معروف عمارتوں میں سے بعض کا تعارف تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ان میں مسجد فضل لندن کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ مسجد فضل لندن کی تصویر امام مسجد مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کی تصویر کے ساتھ صفحہ نمبر 40 پر شائع کی گئی ہے۔ رسالہ مذکورہ اپنی اشاعت میں لکھتا ہے۔

Ataul Mujeeb Rashed, Imam of Fazl Mosque South Fields: " The Ahmadiyya Community Al Jama'a Al Ahmadiyya Al Muslima in Arabic- Buit this mosque in 1924 and it is now the oldest mosque in London. It was built entirely by contributions from the Ladies of the community, who were asked to sell their Jewellery in the market to pay for it. The mosque holds 120 people and prayers are held in Arabic, but everything else is conducted in English. The community has mosques in 200 Countries, but London has the largest in Western Europe. It's in Modern and hlods 10, 000/- people ahmadiyya.org.uk

(بشکریہ: رسالہ گلف لائف نومبر 2011 صفحہ 40)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر
قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 5/12 Jan 2012 Issue No.1-2

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S. $
: 45 Euro
:65 Canadian Dollar

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کے حضور مقرب ہونے کی ایک علامت مال کا خرچ کرنا بھی بیان کیا گیا ہے

آج جب دنیا مادی آسائش کے حصول میں مال خرچ کرتی ہے احمدی اسے ثانوی حیثیت دیتے ہیں اور خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں

اور یہ نظارے ایشیا و یورپ افریقہ و امریکہ ہر جگہ نظر آتے ہیں اور یہ بات حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے

وقف جدید کے 55ویں سال کا اعلان۔ اللہ کے فضل سے گزشتہ سال 46 لاکھ 93 ہزار پاؤنڈ سے زیادہ کی وصولی ہوئی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 جنوری 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔ لن تنالوا البرحتی تنفقوا مما تحبون ۔یعنی تم کامل نیکی کو تب تک نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو۔ پس ایک حقیقی مومن نیکیوں کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کرنی چاہئے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کے حضور مقرب ہونے کی ایک علامت مال کا خرچ کرنا بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت میں بھی مال کو خرچ کرنا بڑی نیکی قرار دیا گیا ہے اور پیاری چیز کو قربان کرنا قرار دیا گیا ہے۔ پس نیکیوں کے معیار حاصل کرنے کیلئے پسندیدہ چیز اور اچھی چیز قربان کرنی چاہیئے قربانی کے اعلیٰ معیار کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب اعلیٰ چیز خدا کی راہ میں قربان کی جائے ۔ ایمان کی مضبوطی اور سلامتی کے لئے بھی ایک حقیقی مومن کو ہر دم تیار رہنا چاہئے۔ احادیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں اپنا ایک سب سے پیارا باغ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے اسے قبول فرمایا آنحضرت ﷺ نے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کو قابل تعریف فرمایا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہمیں سراً اور اعلانیاً مال خرچ کرنے والے نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے معمولی کام کرنے والوں کو ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں کروڑوں کا مالک بنا دیا۔ اور اس مالی فراوانی نے انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں مزید بے دریغ خرچ کرنے والا بنا دیا صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس بات کا عرفان اور ادراک حاصل تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں جو انقلاب پیدا کیا تھا اس وجہ سے ہر صحابی اس فکر میں رہتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے کوشش کرے۔ صحابہ کی زندگیاں اس بات پر شاہد ہیں کہ انہوں نے اپنی منزل مقصود کو پا لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے ۔ جو اُن کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کو حاصل کرنے کیلئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں ۔ تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنھم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضا مندی کا نشان ہے کیا یوں ہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاسکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اُس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے“۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ آل عمران زیر آیت لن تنالو البر۔ صفحہ 131 ایڈیشن 2004)

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی اصلاح کیلئے مبعوث فرمایا آپ علیہ السلام نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال ہمارے لئے بطور اسوہ کے پیش فرمائی ہے۔ تاکہ ہم حقیقی نیکیاں کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی رضا پانے والے ہوں اور پھر جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت سے ہزاروں وجود پائے جاتے ہیں جو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرنے والے تھے۔ اور اس کے نتیجے میں جماعت ہر دن ترقی کی منازل طے کرنے والی بنی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کو سمجھا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اُس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے لن تنالوا البرحتی تنفقوا مما تحبون۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔

صحابہ اس بات کو سمجھ کر قربانیوں کیلئے بے چین رہتے تھے حضور کی خدمت میں اعلیٰ معیار کی نیکیوں کے حصول کی کوشش بھی کرتے تھے۔ چند ایک مثالیں پیش ہیں۔

حضرت صوفی نبی بخش صاحب مہاجر قادیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے خلوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ والد صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے لڑکے کو اچھی تعلیم دی جب سے ملازم ہوا ہماری کوئی خدمت نہیں کی۔ بیوی کہتی ہے تو اچھا احمدی ہوا ہے کہ میرا زیور تک بک گیا! اور یہاں (قادیان میں) میں دیکھتا ہوں کہ اس سلسلے کی خدمت کیلئے آپ کے مرید ہزاروں روپیہ قربان کرتے ہیں آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دگنی تنخواہ دے تا میں سلسلہ کی خدمت کرسکوں۔ غریب صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل میں بھی قربانی کا شوق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا فرمایا تھا۔

حضرت قاضی قمر الدین صاحب حضرت سائیں دیوان شاہ صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار آپ سے پوچھا آپ کا قادیان شریف خاص کام کی وجہ سے جانا ہوتا ہے یا شوق ملاقات کیلئے ۔ تو شاہ دیوان صاحب کہنے لگے میں چونکہ غریب ہوں چندہ تو دے نہیں سکتا اس لئے جا رہا ہوں کہ مہمان خانہ کی چارپائی بُن دوں تا کہ میرے سر سے چندہ اُتر جائے۔

حضور انور نے فرمایا پس یہ تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فیض پانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے معیار۔ 100 سال سے زائد عرصہ گزرنے پر بھی جماعت میں قربانی کا ذوق و شوق قائم ہے بلکہ نئے آنے والوں میں خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے میں ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ آج جب دنیا مادی آسائش کے حصول میں مال خرچ کرتی ہے احمدی اسے ثانوی حیثیت دیتے ہیں اور خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں اور یہ نظارہ ایشیا و یورپ افریقہ و امریکہ ہر جگہ نظر آتا ہے اور یہ بات حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔ پس جب تک ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کوئی دشمن ہمارا بال بیکا نہیں کرسکتا۔

حضور انور نے نئے قربانی کرنے والوں کی مثالیں پیش کرتے ہوئے وقف جدید کے نئے سال کا , آغاز فرمایا فرمایا وقف جدید کا 55واں سال شروع ہو رہا ہے اور اللہ کے فضل سے 46 لاکھ 93 ہزار پاؤنڈ سے زیادہ کی وصولی ہے۔ جو گزشتہ سال کے مقابل 5 لاکھ 10 ہزار پاؤنڈ زائد ہے پاکستان حسب سابق اول پوزیشن پر ہے علی الترتیب امریکہ دوسرے برطانیہ تیسرے جرمنی چوتھے کینیڈا پانچویں انڈیا چھٹے آسٹریلیا ساتویں نمبر پر ہے۔ مقامی کرنسی میں اضافہ کے لحاظ سے 36% ہندوستان میں اضافہ ہوا ہے۔ فی کس چندہ کی ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ اول نمبر پر ہے۔ چندہ دہندگان میں 90 ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان کی اول تین جماعتیں لاہور، ربوہ اور کراچی ہیں جبکہ ہندوستان میں صوبہ وائز کیرلہ، تمل ناڈو، جموں کشمیر آندھرا پردیش بنگال کرناٹک پنجاب ہیں۔ وصولی کے لحاظ سے کالیکٹ سرفہرست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کے جنہوں نے وقف جدید کے چندوں میں حصہ لیا اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی توفیق دے۔ دنیا کے جو حالات ہیں اس میں اللہ کا فضل ہی ہے جو جماعت کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ ☆☆☆

23ویں مجلس شوریٰ بھارت کے متعلق ایک ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ بھارت کی 23ویں مجلس شوریٰ کے لئے 25-26 فروری بروز ہفتہ، اتوار 2012ء کی منظوری مرحمت فرمائی تھی۔ قبل ازیں 25-26 فروری کی بجائے 18-19 کی تاریخوں کا اعلان ہوتا رہا ہے۔ لہٰذا تصحیح کے بعد یہ اعلان زونل اُمراء اور صدر صاحبان جماعت احمدیہ بھارت کی خدمت میں کیا جاتا ہے کہ۔ براہ مہربانی اس تصحیح کو نوٹ کرلیں۔ شوریٰ کی تاریخیں جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے 25-26 فروری 2012ء مقرر ہیں۔ اس کے مطابق تیاری کریں۔ جزاکم اللہ۔

(دفتر نظارت اصلاح و ارشاد۔ سیکرٹری مجلس شوریٰ بھارت)